الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد13 — جمعة المبارک 27/اکتوبر2006ء — 04/شوال1427ہجری قمری ۞ 27/اخاء 1385 ہجری شمسی — شمارہ 43

مریض کی عیادت کے وقت اور میّت کے پاس

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی میت کے پاس جاؤ تو اچھی اور نیک باتیں کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند المریض حدیث نمبر 1527)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دشمنوں کا ادبار اور اپنا اقبال، دشمنوں کی ذلت اور اپنی عزت یہ تو صرف انبیاء کے ہی سپرد ہے۔ میرے پاس اس قدر نشان ہیں کہ ان کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں ہے۔

”دیکھو جتنے انبیاء آج سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے بہت سے معجزات تو نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تھا اور جس معجزہ کا مَیں نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی ذرا ہٹ دھرم اور ضدّی نہ ہو گیا ہو تو اُسے میرا دعویٰ بہرصورت ماننا پڑتا ہے۔ میری اس تنہائی اور گمنامی کے زمانے کے یہاں کے ہندو بھی گواہ ہیں اور وہ بتا سکتے ہیں کہ مَیں اُس وقت اکیلا تھا اور اردگرد کے لوگ بھی مجھے نہ جانتے تھے۔ ہاں اگر کوئی ہندو اس سے انکار کرے تو اس کو چاہئے کہ میرے سامنے آکر جھوٹ بولے کہ اس وقت بھی اس طرح سے لوگ آیا کرتے تھے اور اگر وہ کہیں کہ یہ اتفاقی بات ہے تو پھر کسی اور جگہ سے اس کی نظیر بتاویں اور دُنیا بھر میں اس کا پتہ دیں کہ ایک شخص پچیس برس پہلے گمنامی کی حالت میں ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج درفوج لوگ آویں گے اور ہزار ہا روپوں کے مال و متاع اور تحفے تحائف لے کر آویں گے اور مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر طرح سے مدد دیا جاؤں گا اور پھر اس طرح سے وہ پیشگوئی پوری بھی ہو گئی ہو۔ اگر یہ دکھا دیویں تو ہم مان لیں گے۔ یونہی بہانہ جوئیاں تو ہم قبول نہیں کریں گے کیونکہ اس طرح سے تو کسی نبی کا کوئی بھی معجزہ قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو چاہئے کہ کسی کذّاب کی نظیر پیش کریں کہ اس نے پچیس برس پہلے اس طرح اقتداری پیشگوئی کی ہو اور پھر وہ پوری بھی ہو گئی ہو۔ اگر یہ ایسا کر دیں تو ہم تیار ہیں کہ انہیں قبول کر لیں۔ اگر کوئی کہے کہ خیر خوابیں آیا ہی کرتی ہیں اور ان میں سے بعض پوری بھی ہوا کرتی ہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ خوابیں تو اکثر چوہڑوں اور چماروں کو بھی آتی ہیں اور ان سب سے پوری ہو جاتی ہیں بلکہ کنچنیاں بھی عموماً کہا کرتی ہیں کہ ہماری فلاں خواب پوری نکلی۔ اور ہمارے گھر میں ایک چُوہڑی تھی جو اکثر اپنی خوابیں سناتی تھی اور وہ سچی بھی ہوتی تھیں۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ان میں یہ قدرت اور نُصرت کہاں ہوتی ہے۔ اس طرح کی فتح اور مدد اور دشمنوں کا ادبار اور اپنا اقبال، دشمنوں کی ذلت اور اپنی عزت تو صرف انبیاء کے ہی سپرد ہے۔ دوسرے کا تو اس میں کچھ حصہ ہی نہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ یہ خوابیں تو نہیں۔

براہین احمدیہ وہ کتاب ہے کہ جس کے کل مذہبوں والے گواہ ہیں اور ہر ایک ملک میں جس کی اشاعت ہو چکی ہے اور یہاں کے ہندو بھی جس کے گواہ ہیں۔ مثلاً لالہ ملاوامل اور شرمپت جو اسی قادیان کے رہنے والے ہیں وہ پہچان سکتے ہیں کہ یہی باتیں تھیں جو اس وقت لکھی گئی تھیں۔ اب دیکھ لو کہ کیا معجزات اس سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ یہی تو معجزہ ہے کہ پیشگوئی کے بعد ہندو، آریہ، عیسائی، مسلمان، نیچری، وہابی، اپنے بیگانے سب کے سب ہمارے دشمن ہو گئے تھے۔ ہمارے تباہ کرنے میں پورے زور لگائے گئے اور ایسی ایسی حد بندیاں کی گئی تھیں کہ جو ہمیں السلام علیکم کہے وہ بھی کافر اور جو خوش خلقی سے پیش آوے وہ بھی کافر۔ اور ہمارے ساتھ وہ، وہ باتیں کر لینی روا رکھی گئیں جن کو شریف طبع سُن بھی نہیں سکتے۔ راستوں میں بیٹھ بیٹھ کر لوگوں کو یہاں آنے سے روکا گیا اور طرح طرح کی باتیں پیش کر کے لوگوں کو ورغلایا گیا۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے فرمایا ہوا تھا کہ لاکھوں لوگ تیرے پاس آویں گے اور ہزار ہا روپے اور تحفے تحائف لائیں گے۔

اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مخالفت اور دشمنی کی بابت بھی خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے اطلاع دی تھی بلکہ اسی کتاب میں ایک یہ الہام بھی درج ہے۔ یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاس (صفحہ 510)۔ یعنی اللہ تیری حفاظت کرے گا اور شریروں کی شرارتوں اور دشمنوں کے منصوبوں سے وہ خود تجھے محفوظ رکھے گا اور اگرچہ لوگ تیری حفاظت اور مدد نہ کریں گے مگر خدا ان سب الزاموں اور بہتانوں سے جو شریر لوگ تجھ پر لگائیں گے تیرا معصوم ہونا ثابت کر دے گا۔ اب دیکھو یہ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔ آخر سچائی کی جستجو کرنے والے کو ماننا ہی پڑے گا اور جو بے ایمان ہے اس کا ہم کیا کریں۔ کیونکہ جو سچا ہی نہیں اس کا مذہب بھی کچھ نہیں۔ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ یہ سب مخالف پورا زور لگالیں اور جو کچھ کر سکیں کریں مگر ہم اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔

ایسا ہی ایک پنڈت لیکھرام تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور دو ماہ کے قریب یہاں رہا۔ یہاں کے لوگوں نے اُسے بہکایا اور میری مخالفت پر اُسے آمادہ کیا۔ آخر اس نے مباہلہ کے طور پر ایک دعا لکھی اور اس میں میرا نام اور اپنا نام لکھ کر اپنے پرمیشر سے نہایت تضرّع اور ابتہال کے ساتھ پرارتھنا کی کہ ہم دونو میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اُسے ہلاک کرے اور اس میں یہ بھی لکھا کہ وید سچے، ویدوں کی رشی منی بھی سچے اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریم جھوٹے اور ہمارا قرآن شریف جھوٹا ہے۔ غرض اسی قسم کی باتیں لکھ کر اس نے اپنے پرمیشر سے فیصلہ چاہا اور بہت دعائیں کیں۔ بہتیرا چلّایا اور بہت ناک رگڑی۔ ادھر سے چھ برس کی پیشگوئی کی گئی۔ مگر وہ اپنی شوخی کے سبب سے پانچ برس میں ہی مر گیا اور مرا بھی اسی طرح جس طرح پیشگوئی میں لکھا تھا یعنی عید کے دوسرے دن چھُری سے قتل کیا گیا۔

غرض میرے پاس اس قدر نشان ہیں کہ ان کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں“۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ375-377)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

(جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر دوسرے روز (27/دسمبر) کے پہلے اجلاس کے دوران مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں ”خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ“ کے لئے جو تحریک پیش کی تھی اس کا اردو متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

احباب کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور اجازت سے خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں ایک اہم تحریک پیش کرنا چاہتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے 27/مئی 1908ء کو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا جانشین اور خلیفہ چنا اور جماعت احمدیہ نے آپؓ کے ساتھ مکمل فرمانبرداری کا عہد کیا۔ نیز یہ عہد بھی کیا کہ جماعت کے لئے آپؓ کا حکم ایسے ہی ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم تھا۔ چنانچہ جماعت کے اندر خلافت کا قیام ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانہ بزمانہ یہ خلافت مستحکم ہوتی چلی گئی۔ اب 2008ء میں انشاءاللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے جو ان گنت افضال اور برکات نازل ہوئی ہیں اور ان گنت ترقیات جو جماعت نے خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے کی ہیں ان کا شکر جماعت پر واجب ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس شکر کے اظہار کے لئے سن 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔ اور اس غرض کے لئے ایک منصوبہ کی منظوری بھی مرحمت فرمائی جو دنیا کی سب جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔

1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کا اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کیا گیا اور آپ کے دور خلافت کے پہلے پچیس سال مکمل ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکرگزاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام ہمام اور محبوب آقا کے حضور قریباً 3 لاکھ روپے کی رقم بطور شکرانہ پیش کی اور درخواست کی کہ حضور اسے قبول فرمائیں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

اب خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مناسب ہوگا کہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکرگذاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ہم سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مناسب رقم بطور شکرانہ اس درخواست کے ساتھ پیش کریں کہ یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا اظہار ہے۔ حضور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نے تجویز کیا ہے کہ اس شکرانہ کی رقم کم از کم دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ ہو۔ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ اور اس محبت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جو اسے خلافت احمدیہ سے ہے اس تحریک پر لبیک کہے گی۔ احباب جماعت انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعتی طور پر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جو نمائندگان یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ واپس جا کر اپنے اپنے ممالک میں اس امر کی تحریک کریں۔

والسلام

خاکسار

(چوہدری حمیداللہ)

صدر مرکزی کمیٹی

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء

27/دسمبر 2005ء۔ بمقام قادیان

رَبُّنَا اللّٰہ۔ رَبُّنَا اللّٰہ۔ رَبُّنَا اللّٰہ۔ اِسْمَعُوْا

(گیت)

پہلے پھوٹی کونپلیں پھر پھول پھل آنے لگے
پیڑ جب زندہ ہوا تو کتنے افسانے بنے

(الاپ)

حمدیہ

دل سراپا بندگی وہ منتہائے آرزو
ہم ہوئے اس کے ہمارا ہو گیا وہ ماہ رُو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

روح کو آواز دی اس نے دِیارِ نور سے
ہر قدم پر سجدہ کرتے آ گئے ہم دُور سے
رکھ دئے قدموں میں اس کے جان و مال و آبرو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

اُس کے چہرے کی بلائیں لے رہے ہیں رات دن
رُوکش جنّت ہیں راتیں بن گئے سوغات دن
خَلوت وجَلوت میں رہتی ہے اُسی سے گفتگو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

آستاں پر اُس کے ہم نے رکھ دئے ہیں اپنے سر
ہم اُسی سے مانگتے ہیں اُس کو با حال دگر
وہ نہیں تو زندگی کیسی کہاں کے رنگ و بو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

اظہاریہ

دے رہے ہیں کو بکو قریہ بہ قریہ یہ صدا
پاس اپنے کچھ نہیں تھا ہے سبھی اُس کی عطا
منعم و رزّاق وہ ہے اور گدائی اپنی خو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

زر کی خواہش تھی تمہیں ہم سیم و زر لے آئے ہیں
معرفت کے بے بہا لعل و گہر لے آئے ہیں
مفت ہے سب کے لئے یہ حاصل یک جستجو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

ہم غلام ساقیٔ کوثر نقیب کبریا
حق کے پیاسوں کو پلانے آئے ہیں آب بقا
لاؤ خالی جام اپنے لاؤ ہم بھر دیں سبو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

بانٹتے ہیں زندگی سب کو صلائے عام ہے
گُل بداماں ہیں محبت ہی ہمارا کام ہے
ہم نوائے خیر امن و آشتی کی آبجو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

ہے ہماری جاں ہمارے قافلہ سالار میں
دُور بیں جس کی نظر اُس برق پا رہوار میں
وہ ہدف پیما کہ ہے رو بہ عمل جو مُو بہ مُو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

رجزیہ

وارثِ شانِ بلالی ہیں کبھی جھکتے نہیں
ہم وفا شیوہ کسی بھی حال میں رُکتے نہیں
اپنے پرچم پر لکھی ہے آیۂ لَا تَقْنَطُوْا
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

پیکر صبر و اطاعت ہیں گواہی دے چکی
اک صدی ہم سے خراج استقامت لے چکی
ہر قدم آگے اُٹھا بے شک گرے کٹ کر گلو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

اک نئی دنیائی تاریخ کے معمار ہیں
رہبر آئندگاں ہیں گرمیٔ رفتار ہیں
ہم سکھائیں گے تمہیں ہوتے ہیں کیسے سرخرو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

انذاریہ

کون جانے کس بھروسے پر تمہیں ہیں سب گماں
آئے ہو اُس کے مقابل جو مسیحائے زماں
کب سکت ہے یہ زمیں میں ہو فلک کے دُو بدُو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

پُر رعونت بے حمیّت علم کا حاصل ہی کیا؟
شر پلے جس شخص کے سینے میں اُس کا دل ہی کیا؟
قبلہ رخ ہو بھی تو کیا باطن اگر ہے بے وضو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

کال طوفان و زلازل ڈھیر ہوتی بستیاں
منکرانِ حق پہ حُجّت ہیں کہ ہو سب پر عیاں
ہے اماں اَلدَّار میں اور قہر بر جانِ عدُو
رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔رَبُّنَا اللّٰہ۔اِسْمَعُوْا

(جمیل الرحمن۔ ہالینڈ)

کیتھولک عیسائیوں کے موجودہ سربراہ پوپ راٹ سنگر کے اسلام کے خلاف بیانات پر تبصرہ

(مظفر محمود احمد۔ جرمنی)

قبل اس کے کہ پوپ صاحب کے حالیہ بیان کے حوالہ سے کچھ تحقیق قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین ارشادات ہدیۂ قارئین ہیں:

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اَمن قائم کرنے کے متعلق بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود وامام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے ایک یہ ہے کہ خُدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حِصّہ دُنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عُمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے۔ اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ اِن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے"۔

(تُحفہ قیصریہ روحانی خزائن جِلد 12 صفحہ 256)

پھر فرمایا:

"یہ اُصول نہایت پیارا اور اَمن بخش اور صُلح کاری کی بُنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم اُن تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کِسی اور مُلک میں اور خُدا نے کروڑہا دِلوں میں اُن کی عِزّت اور عظمت بٹھادی اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کر دی"۔

(تُحفہ قیصریہ روحانی خزائن جِلد 12 صفحہ 259)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو سن 1890 عیسوی کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مخاطب کر کے فرمایا:

"مسیح ابنِ مریم رسول اللہ فوت ہو چُکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَکَانَ وَعدُ اللّٰہِ مَفْعُولًا"۔ (تذکرہ)

کیتھولِک فِرقہ کے سربَراہ اعلیٰ پوپ کے مقام کا مختصر تعارف

موجودہ عیسائی مذہب کے کئی فرقے ہیں جن کو سمجھنے کے لئے موٹے طور پر تین گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ آگے جا کر اِن تین گروپوں میں پھر کئی فرقے ہیں۔ (1) پہلا گروپ رومن کیتھولک (2) Orthodoxe آرتھوڈوکس پروٹیسٹنٹ فرقہ، جنہوں نے سن 1054 عیسوی میں تُرکی میں عیسائی رومن کیتھولک فرقہ سے علیٰحدگی اختیار کی (3) دوسرے پروٹسٹنٹ فرقے جن کی آگے کئی اقسام ہیں۔ اِن میں بڑا فرقہ Evangelist جرمنی میں ہے جن کی بُنیاد سن 1521 عیسوی میں مِسٹر مارٹن لُوتھر نے رکھی۔

بڑا فرقہ رومن کیتھولک ہے۔ کیتھولک فرقہ کا مرکز اٹلی کے ویٹیکن (Vatican) شہر میں واقع ہے۔ ویٹیکن شہر سن 1929 عیسوی سے اٹلی کے اندر ایک چھوٹے سے شہر اور ایک چھوٹے سے آزاد مُلک کی حیثیت رکھتا ہے۔

کیتھولک فرقہ کے سربراہ کو پوپ (Pope) یعنی باپ کہا جاتا ہے اور یہ لفظ لاطینی زبان میں Papa یعنی باپ کے لفظ سے نِکلا ہے۔ پوپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری شاگرد پطرس کا جانشین یعنی Successor of Peter کر کے مانا جاتا ہے۔ پوپ کے متعلق عیسائی مؤرخین کا کہنا ہے کہ سن 50 عیسوی میں حضرت عیسیٰؑ کے شاگرد پطرس جب اٹلی روم میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آئے تو کچھ عرصہ بعد اُنہیں قتل کر دیا گیا۔ تب پولوس Paul نے پطرس کے جانشین کے طور پر اس کے مِشن کو سنبھالا۔ اور اُس وقت سے روم میں پوپ کا سلسلہ جاری ہے۔ پوپ کو اُردو میں پاپائے روم بھی کہتے ہیں۔ پوپ صاحب پولوس اور پطرس کے جانشین ہیں۔

پوپ کے پیروکار عیسائی رومن (یا لاطینی) کیتھولک عیسائی کہلاتے ہیں اور عمومًا کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادریوں کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ سن 312 عیسوی میں رُوم میں مغربی رومی حکومت کا بادشاہ Constentine جب عیسائیت میں داخل ہوا تو اُس وقت پہلے سے دُنیا میں دو رُومی حکومتیں قائم تھیں اور اِن دونوں رومی حکومتوں کے عوام کا مذہب شِرک پرستی اور تثلیث تھا۔ مغربی رُومی حکومت کا دارالحکومت روم تھا جو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے قریباً چھ سو سال پہلے سے چلا آ رہا تھا اور مشرقی رومی حکومت کا دارالحکومت تُرکی کے شہر بازنطین میں تھا اور یہ مشرقی رومی حکومت سن 3 عیسوی سے دُنیا میں قائم تھی (اُس بازنطین شہر کو آج کل استنبول کہتے ہیں)۔ Constantine مغربی رومی بادشاہ کے عیسائیت قبول کرنے سے سن 330 عیسوی تُرکی میں قائم مشرقی رُومی حکومت کے اندر بھی عیسائیت داخل ہوئی اور مضبوط عیسائی حکومت قائم ہوئی تو تُرکی کے (موجودہ شہر استنبول کو اُس وقت) بازنطین (Byzantine) شہر کو بازنطین یعنی عیسائیت کا مضبوط دارالحکومت کہا گیا۔ یہ بازنطینی عیسائی حکومت سن 642ء تک قائم رہی۔

جو عیسائی فرقے پوپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جانشین نہیں مانتے وہ احتجاجی فرقے یا پروٹسٹنٹ عیسائی فرقے کہلاتے ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں تقریباً سب عیسائی فِرقوں کا کفّارہ (یعنی یسوع کی صلیبی موت کے ذریعہ انسانوں کے گناہوں کی بخشش) کا عقیدہ مُشترک عقیدہ ہے۔ اِن پروٹسٹنٹ فرقوں کے پادریوں کو شادی کرنے کی اجازت ہے۔ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی اکثریت دیگر مُلکوں کے علاوہ عمومًا امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی میں آباد ہے۔

جِن عیسائی فِرقوں نے عیسائیت میں مذہبی عقیدہ کی بناء پر اختلاف کی وجہ سے سن 1054 عیسوی میں (اُس وقت تُرکی استنبول میں قائم مضبوط عیسائی رُومی حکومت یعنی بازنطینی دور میں) پوپ سے علیٰحدگی اختیار کی وہ Orthodoxe عیسائی کہلاتے ہیں اور جِن عیسائیوں نے سولھویں صدی عیسوی کے شروع میں پوپ سے عیسائی عقائد میں مذہبی اختلاف کی وجہ سے علیٰحدگی اختیار کی وہ Protestant عیسائی کہلاتے ہیں۔ اِس طرح موجودہ عیسائیوں کے تین گروپ ہیں اور اِن گروپوں میں آگے کئی فِرقے ہیں۔

بڑے کیتھولک عیسائی فرقہ کے موجودہ پوپ صاحب کا نام Mr. Born Joseph Alois Ratzinger ہے۔ جن کا اصل ملک جرمنی ہے۔ موجودہ پوپ صاحب جرمنی کے صوبہ Bayern کے رہنے والے تھے۔ مورخہ 19/اپریل 2005ء میں کیتھولک فرقہ کی مرکزی انتخاب کمیٹی جِسے See of Rome کہا جاتا ہے، میں پوپ چُنے جانے کے بعد سے وہ اٹلی کے شہر Vatican میں مقیم ہیں۔ انتخاب کے وقت موجودہ پوپ صاحب کی عُمر 78 سال تھی۔ جرمنی کی موجودہ چانسلر (وزیر اعظم) خاتون پوپ صاحب کی خاص مرید ہیں۔ جرمنی کی چانسلر صاحبہ اور Bayern صُوبہ کے صُوبائی وزیرِ اعلیٰ نے پوپ صاحب کے بیان کی خُوب حمائت کی ہے۔

موجودہ پوپ صاحب کا بیان

پوپ صاحب نے 12/ستمبر 2006ء بروز منگل جرمنی کے شہر Regensburg کی یونیورسٹی میں سائینس دانوں کے ایک اجلاس میں خطاب کیا۔ یہ خطاب سات صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں سے قریباً ڈیڑھ صفحہ "اسلام کے متعلق تنقید" ہے۔

پوپ صاحب نے اسلام کی تعلیم پر حملہ کرنے کے لئے بالواسطہ طریق کو اختیار کیا۔ اس خطاب میں پوپ صاحب نے جرمنی کے شہر Muenster کے رہنے والے ایک جرمن پروفیسر Mr. Theodore Khoury کی کتاب کا حوالہ دے کر بات کی ہے۔

پوپ صاحب نے پروفیسر Khoury کی کتاب کا حوالہ دے کر اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر حملہ کیا ہے۔ اور اس خطاب میں اسلام کی تعلیم پر حملہ کرتے ہوئے بنیادی طور پر دو باتیں بیان کی ہیں۔

(1) (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا اور انسانیت کو تباہ کیا۔ اور تلوار سے پھیلنے والا دین خدا کی فطرت کے خلاف ہے۔

(2) بازنطین (Byzantine) (تُرکی میں قائم پُرانی عیسائی ریاست میں) یونانی فلسفہ کی رو سے عیسائیت میں خدا کا تثلیث والا تصور۔ Byzantine خُدا موجودہ عیسائیت میں یونانی فلسفہ کی رو سے تین وجودوں میں منقسم، مجسّم اور محدود خدا کا تثلیث والا عقیدہ ہے۔ جسے عیسائی لوگ تثلیث والے خدا یعنی:

(خدا + روح القدس + یسوع مسیح ابن اللہ)

تین اقنوم یا تین جسموں والے ایک خدا کے رنگ میں پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نہ سمجھ آنے والا راز ہے۔ جو انسانی عقل میں نہیں آ سکتا۔ بس اس تثلیث والے خدا پر اندھا ایمان لانا ہی عیسائی مذہب ہے۔ کفارہ کے عقیدہ میں جا کر یہ خدا مجبور خدا بھی مانا جاتا ہے۔"

پوپ صاحب نے کہا کہ عیسائیت کے مقابل پر اسلام کے غیر محدود اور غیر مجبور خدا کا تصور قابل فہم نہیں ہے۔

پوپ صاحب کے بیان پر تحقیقی تبصرہ

پوپ صاحب کو اور ہر اس شخص کو جو اسلام پر حملہ کرتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ ابن حزم یا کوئی اور عالم دین اسلامی تعلیم کا منبع نہیں ہیں بلکہ قرآن شریف، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی احادیث، اسلامی تعلیم کا مصدر اور منبع ہیں۔

اس سے پہلے بھی عیسائیت کی طرف سے اسلام کی تعلیم پر حملے ہوتے رہے ہیں لیکن موجودہ کیتھولک پوپ صاحب نے ایک جرمن مصنّف کی کتاب کا حوالہ دے کر اِسلامی تعلیم پر حملہ کیا ہے۔ اس حرکت کو دیکھ کر انسان یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس سے پہلے جن عیسائی انتہاء پسندوں نے بھی اسلام کے خلاف کتابیں لکھی ہیں وہ کتابیں صِرف لکھی نہیں گئیں بلکہ لکھوائی گئی ہیں۔

مثال کے طور پر حالیہ کچھ برسوں میں جو کتب اسلام پر حملہ کرنے کے لئے لکھی گئیں اُن میں سلمان رشدی، بنگلہ دیشی مصنّفہ تسلیمہ نسرین یا ڈنمارک میں اخبار Jyllands-Posten میں چھپنے والے بارہ کارٹون نگاروں کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں چھپنے والے خاکے شامل ہیں۔

موجودہ پوپ صاحب ایک مذہبی عیسائی کیتھولک فرقہ کے سربراہ ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں مذہب کے نام پر نفرت پھیلانے کی بجائے ان مذاہب کے ماننے والوں کو آپس میں امن سے رہنے کی تعلیم دیتے اور ایک دوسرے کے مذہب اور نبیوں کا احترام کرنے کی تعلیم جاری کرتے۔ اسلام ایک پر امن مذہب ہے اور دنیا میں مذہبی اور سیاسی طور پر امن قائم کرنے کے لئے اسلام نے مسلمانوں کو تمام مذاہب کے نبیوں کا احترام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے۔ ﴿کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۔لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ﴾ (بقرہ:286)

ترجمہ: یہ رسول اور تمام مسلمان سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اللہ کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خُدا کے رسولوں کے درمیان اُن کے رسول ہونے کے متعلق کوئی فرق نہیں کرتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے ذریعہ دنیا میں عالمی امن قائم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اور ایک دوسرے کے مذہب پر الزام لگانے کی بجائے ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے کی نصیحت کی ہے۔

اسلام پر تنقید کرنے والے لوگوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا میں تو کوئی سزا مقرر نہیں کی بلکہ ایسے لوگوں کو قیامت والے دن خدا خود ہی پوچھے گا جیسا کہ قرآن شریف کی سورۃ الکھف آیت نمبر 30 میں ذکر آیا ہے۔ ﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِہِمْ سُرَادِقُہَا۔ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُہْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکہف:30)

ترجمہ: اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے مگر یاد رکھے کہ ہم نے ظالموں کے لئے یقیناً ایک آگ تیار کی ہے جس کی چار دیواری نے انہیں گھیرا ہوا ہے اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا اور چہروں کو جھلس دے گا وہ بہت بری پینے کی چیز ہوگی اور وہ آگ برا ٹھکانہ ہے۔

مسلمان ممالک میں چند مسلمان مذہبی علماء نے

پوپ صاحب کے اس بیان پر جو تشدّد کا رویہ اپنایا ہے ایسے مسلمان علماء کو بھی عقل سے کام لینا چاہئے کہ اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی املاک کو آگ لگا کر نقصان پہنچانے کی بجائے پر امن طریق سے پوپ صاحب کے بیان پر انہیں خط لکھ کر یا مناسب تقریر کے ذریعے توجہ دلاتے کہ آپ کا مقام نہیں ہے کہ ایسے منفی اور انسان کو انسان سے دور کرنے والے بیان دیئے جائیں۔ نیز مسلمان علماء کا فرض ہے کہ پوپ صاحب کے اس بیان کا علمی جواب لکھیں۔

پوپ صاحب کے بیان کا جواب

سوال نمبر1: کیا (حضرت) محمد (ﷺ) نے اِسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا؟۔

جواب: حضرت محمد ﷺ سن 570ء میں فاران کی پہاڑیوں کے پاس عرب کے شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ چالیس سال کی عمر (یعنی سن 610 عیسوی) میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور سن 610 عیسوی میں آپ پر قرآن نازل ہونے کا آغاز ہوا جو 23 سال میں مکمل ہوا۔ اور نبوت کے 23 ویں سال قرآن شریف کے مکمل ہونے پر فرشتہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کو آپ کی زندگی کے آخری سال کے رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کی دہرائی کروائی۔ مسلمانوں نے قرآن شریف کو مکمل طور پر زبانی یاد کیا اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں ہی قرآن کریم مختلف چیزوں (لکڑی کی تختیوں، چمڑے اور ہڈیوں اور پتھروں پر) لکھا گیا۔ اور آج تک قرآن کریم محفوظ ہے۔ جس کے لاکھوں حافظ مسلمانوں میں موجود ہیں اور قرآن کریم کا حفاظت کا قیامت تک کیلئے وعدہ ہے۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے جو انسان کی زندگی کے ہر حصہ میں اُس کی دینی راہنمائی کرتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ وہی نبی تھے جن کے آنے کی بائبل میں پیشگوئی تھی۔ مثال کے طور پر تورات میں استثناء باب 18- آیت 15 تا 18 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیلؑ) میں سے اپنی مانند یعنی صاحبِ شریعت آنے والے ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ بعض عیسائی موسیٰؑ کی مانند آنیوالے نبی کی اس پیشگوئی کو حضرت عیسیٰؑ پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ خود اس پیشگوئی کا مصداق ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں کہ مَیں کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں۔ دیکھو: متی کی انجیل باب 5- آیت 17 تا 20۔

پھر حضرت عیسیٰؑ یوحنا کی انجیل باب 16 آیت 12 تا 14 میں اپنے بعد فارقلیط یا روح حق یعنی حضرت محمد ﷺ کے آنیکی خبر دیتے ہیں۔ جو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ یہی نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مطابق آئے۔ بعض عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بعد یوحنّا باب 16 کی اِس پیشگوئی کو فرشتہ جبرائیلؑ کے آنے پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر فرشتہ جبرائیلؑ تو حضرت عیسیٰؑ پر اس سے پہلے بھی آتا تھا۔ بہرحال اس نبی نے حضرت عیسیٰؑ کے بعد آنا تھا۔ اور تورات کی کتاب استثناء باب 33 آیت 2 میں اس نبی کا آنا فاران سے بتایا گیا ہے۔ اور فاران کی پہاڑیاں تورات کی کتاب پیدائش باب 21 آیت 17 تا 21 میں مکہ کی پہاڑیاں ہیں۔ جہاں حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل میں سے حضرت موسیٰؑ کی مانند اس شرعی نبی نے آنا تھا۔ جب سن 610ء میں حضرت محمد ﷺ خدا سے خبر پا کر مکہّ میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مخالفین اسلام نے آپ ﷺ کو آپ کے ساتھیوں کو اسلام پر ایمان لانے کی وجہ سے تشدّد کا نشانہ بنایا۔ مسلسل 13 سال تک مکہّ میں حضرت محمد ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے اسلام کو مذہب ماننے کی وجہ سے مکہّ والوں سے تکالیف اٹھائیں۔ مکہّ میں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مسلمان عورتوں کو مارا گیا، مسلمان بچوں کو قتل کیا گیا۔ حضرت بلالؓ جو ایک حبشی غلام تھے انہیں مسلمان ہونے پر مکہّ میں ان کا مالک کوڑوں سے مار مار کر بے ہوش کر دیا کرتا تھا۔ بالآخر تیرہ سال بعد اسلام کے دشمنوں نے حضرت محمد ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ سے اجازت ملنے پر حضرت محمد ﷺ اور آپ کے کمزور ساتھی مسلمان مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ مکہّ سے مسلمانوں کے ہجرت کر جانے کے دو سال بعد حضرت محمد رسول اللہ اور مسلمانوں کے دشمنوں نے جب مکہ سے جا کر مدینہ پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے ہجرت کے دو سال بعد اپنے جان و مال کے دفاع کے لئے پہلی جنگ لڑی جسے جنگ بدر کہتے ہیں۔ اور اس جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی اور مکہّ سے آنیوالے دشمنوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اور مسلمانوں کے پاس نہ جنگی ماہر تھے اور نہ جنگ کے ہتھیار تھے۔ جنگ بدر مسلمانوں نے تلوار سے نہیں بلکہ خدا کی مدد سے اور حضرت محمد ﷺ کی دعا سے جیتی تھی۔ ہجرت کے تین سال بعد پھر مکہ والوں نے جا کر مدینہ میں مسلمانوں پر حملہ کیا تو جنگ اُحد ہوئی۔

مسلمانوں کی مدینہ ہجرت کے پانچ سال بعد پھر اسلام کے مکہّ والے دشمنوں نے سارے عرب کو ساتھ ملا کر قریباً 20 ہزار کی فوج لے کر پھر مدینہ جا کر حملہ کیا تو مسلمانوں نے دفاع کے لئے مدینہ سے باہر جا کر خندق کھودی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد اسلام کے دشمنوں کے مقابل پر تین ہزار کے قریب تھی اور یہ تعداد 20 ہزار فوج کا مقابلہ کرنے کیلئے بہت کم تھی۔ مدینہ سے ہجرت کے پانچ سال بعد اس جنگ کو ''جنگ خندق'' کہا جاتا ہے۔ یہ جنگیں ہیں جو مشہور طور پر حضرت محمد ﷺ اور آپ کے ساتھی مسلمانوں نے دشمن سے اپنی تعداد کم ہونے کے باوجود اپنے مال اور جان کے دفاع کے لئے لڑیں۔ نہ کہ یہ جنگیں اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلانے کیلئے لڑی گئیں۔

مکہّ سے دشمنان اسلام نے مدینہ میں جا کر بار بار مسلمانوں پر حملے کئے اور مُسلمان اپنے دفاع میں لڑے۔ بالآخر مسلمانوں نے ہجرت کے آٹھویں سال دشمنان اسلام سے تنگ آ کر اپنے دفاع اور مذہب کی آزادی کے قائم کرنے کیلئے مکہّ پر جوابی حملہ کیا جسے فتح مکہ کی جنگ کہتے ہیں۔ اسلام کے آٹھویں سن ہجری کے رمضان کے مہینہ میں دسمبر 629ء کو حضرت محمد ﷺ اس آخری جنگ کے لئے نکلے جس سے عرب میں مذہبی آزادی قائم ہوئی۔ اور مسلمانوں نے امن سے زندگی گزارنی شروع کی۔ فتح مکہ کے وقت حضرت محمد ﷺ نے 21 سال تک مسلمانوں پر ظلم کرنے والے دشمنان اسلام کو معاف فرما دیا۔ اور انتقام لینے کی بجائے فرمایا:

(1) آپؐ نے کئی دوسرے صحابہؓ اور حضرت بلالؓ کو ایک بڑا جھنڈا پکڑا دیا اور اعلان کرایا کہ جو حضرت بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے پناہ لے گا یا کسی امن کی جگہیں جن کا اعلان کیا تھا چلا جائے گا تو اسے امن دیا جائیگا۔

(2) آپؐ نے اعلان کرایا کہ مکہّ میں جو اپنے گھر کے دروازے بند کر لے گا اور جنگ نہ کرے گا اسے بھی اسلامی فوج کی طرف سے امن دیا جائیگا۔

(3) دُشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی جرنیلوں کو جنگ کے لئے رخصت کرتے وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ یہ حکم کرتے تھے کہ جنگ میں دشمن بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔ دشمن کے عبادت خانوں، گرجوں وغیرہ کو نہ ڈھایا جائے۔ دشمن کے درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ فتح مکہّ والے دن جن اسلام دشمنوں نے امن کی شرائط کو مان لیا۔ انہیں پناہ دی گئی۔

تاریخِ اِسلام میں آتا ہے کہ فتح مکہ والے دن صرف گیارہ مرد اور چار عورتیں ایسی تھیں جن کے متعلق ان کے شدید ظلم اور جنگی مجرم ہونے کی وجہ سے حضرت محمد ﷺ نے ان کے قتل کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ وہ صِرف دشمن ہی نہ تھے بلکہ جنگ بھڑکانے اور قوم میں فساد پھیلانے کے مُجرم تھے۔ اور 24 جنگ کرنے والے مکہّ کے دُشمن جنگجو اُس وقت مارے گئے جب اُنہوں نے مُسلمان فوج کے جرنَیل خالد بن ولید کا راستہ روکنے کی کوشش کی جب وہ مکہّ میں دوسرے راستے سے داخل ہو رہے تھے۔

اِسلامی تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب عِلم بھی اگر کتاب اٹھا کر تاریخ اسلام کا مطالعہ کرے تو وہ اس نتیجہ پر نہ پہنچے گا جس پر کہ پوپ صاحب نے پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اسلامی جنگیں سب دفاعی نوعیت کی تھیں۔

غیر مُسلم لوگوں کو میری تجویز ہے کہ ٹھنڈے دل سے حقیقی تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو انہیں معلوم ہوگا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔ اِسلام کا لفظ سلم عربی مصدر سے نِکلا ہے جِس کا مطلب ہی سلامتی ہے۔

جہاں تک حضرت محمد ﷺ کی جنگوں کا تعلق ہے تو اسلام نے مجبوری کی حالت میں مسلمانوں کو اجازت دی کہ اس سے لڑائی جائز ہے جو پہلے حملہ کرتا ہے۔ اور اسلامی جنگوں کا مقصد مذہبی آزادی کو قائم کرنا تھا۔ قرآن کریم میں مذہب کی آزادی کا ذکر یوں آیا ہے۔

(1) ﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (بقرہ:257)

ترجمہ: دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

(2) دینی جنگیں صرف دفاعی ہونی چاہئیں۔ اِسلام میں لڑائی صرف اسی سے جائز ہے جو پہلے حملہ کرتا ہے۔ اسلامی جنگیں تشدد کرنے والوں کے خلاف تھیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ (الحج:40-41)

ترجمہ: وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جا رہی ہے انکو بھی جواباً جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی وجہ کہ نکالا گیا۔

(3) ﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (البقرة:191)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جواباً جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور کسی پر زیادتی نہ کرو اور یاد رکھو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں رکھتا۔

(4) اسلام نے دفاعی جنگ میں بھی دُشمن سے انصاف اور نرمی کا حکم دیا ہے۔ ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورة المائدة آیت 9)

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

(5) مذہبی آزادی کا قیام ہونے پر اگر دشمن جنگ میں صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کر لو۔

﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (الانفال:62)

ترجمہ: اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو اور اللہ پر توکل کر۔

واضح طور پر اسلام کی دفاعی جنگوں میں بھی دشمن سے رحم کا سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔ دنیا میں سیاسی جنگیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی مگر اسلام کی مذہبی دفاعی جنگ میں ہمیں ایک منفرد مثال نظر آتی ہے جو دنیا کی کسی جنگ میں نظر نہیں آتی۔ وہ یہ کہ جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے جان و مال کے لئے دفاعی جنگ کی تو ساتھ ہی دشمن کے ساتھ رحم کا سلوک کرنے کا حکم بھی دیا اور جنگ کے سنہری اصول بیان فرمائے۔

کیا اسلام کی امن پھیلانے والی خوبصورت تعلیم کو پڑھ کر بھی کوئی عقلمند شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اسلام کو تلوار سے پھیلانے کا الزام لگا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں!

جہاد اور قتال میں فرق

عربی زبان میں دو لفظ ہیں اور یہ قرآن شریف میں استعمال ہوئے ہیں۔

(1) جہاد۔ جس کا مطلب ہے (ہمیشہ نیکی پھیلانے کی) کوشش کرنا۔

(2) قتال۔ جنگ کرنا۔ اور قتال صرف ان لوگوں سے کرنے کی اجازت ہے جو دین میں جبر کو جائز سمجھ کر کے مذہب کی آزادی کو دبانے کے لئے قِتال کرتے ہیں۔ قتال اسلام میں صرف دفاع کے طور پر جائز ہے۔ جس کا ذکر سورة نمبر 2۔ البقرہ۔ آیت نمبر 191 قرآن کریم میں اسلام نے مسلمانوں کو جہاد یعنی نیکی پھیلانے کی کوشش کرنے کا ہر وقت حکم دیا ہے۔

اس طرح سے اِسلام میں جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔

(الف) جہادِ اَکبَر یعنی اِسلام میں سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ انسان اپنے نَفس کی اصلاح کرے۔ خود نیکی کرے اور گناہ سے باز رہے۔ اپنے نفس کی اصلاح کا جہاد ساری عُمر جاری رہتا ہے۔ قرآن شریف کی سورة 29 العنکبوت آیت نمبر 70 آخری آیت میں اِس کا ذِکر ہے۔

(ب) جہادِ کبیر یعنی قرآن شریف کی تبلیغ کرنے کا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

خطبہ جمعہ

دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے

یہ مہینہ خاص بخشش اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔
ان دنوں میں خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پہلے ایمان لانے والوں کے لئے مغفرت اور ان کے لئے اپنے دلوں سے کینے دور ہونے، مخالفین کے شر سے بچنے اور ایسی حرکتوں سے بچنے کے لئے جو مخالفین اور کفار کو اسلام پر حملے کا موقع دیں، اسی طرح روحانی ترقی اور مغفرت الٰہی کے حصول کے لئے مختلف قرآنی دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 6/اکتوبر 2006ء بمطابق 6/اخاء 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورة البقره :187)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 203 جدید ایڈیشن)

پس دعا کا طریق یہ ہے کہ اپنے پر ایسی حالت طاری کی جائے کہ یہ احساس ہو کہ اب مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور اسی طرح پہنچ گیا ہوں کہ جس طرح قبولیت دعا یقینی ہے۔ پہلے مَیں کئی بزرگوں کے واقعات سنا چکا ہوں کہ فلاں کے لئے دعا کی یا فلاں وقت دعا کی تو ایسی حالت طاری ہو گئی کہ یقین ہو گیا کہ اب میری دعا قبول ہو گئی۔

رمضان کے اس مہینے میں جب عبادت کی طرف ایک خاص رجحان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ روزے دار کی جزا مَیں خود ہو جاتا ہوں۔ وہ لوگ جو خالص ہو کر اللہ کی خاطر یہ عبادت بجا لا رہے ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اتنی جزا دیتا ہے کہ جو شمار میں نہیں آسکتی۔ ان کے یہ روزے دنیا کو دکھانے کے لئے نہیں رکھے جا رہے ہوتے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر رکھے جاتے ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو دنیا کے دکھاوے کی خاطر نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اسی طرح روزے بھی رکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ جو خالصتاً اللہ کی خاطر روزے رکھ رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت نوازتا ہے بلکہ فرمایا کہ ان کی جزا مَیں خود ہو جاتا ہوں۔ تو یقیناً ان حالات میں کی گئی جو عبادتیں ہیں اور جو دعائیں ہیں وہ مقبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں روزوں کی فرضیت اور اس سے متعلقہ مسائل کا ذکر فرمایا ہے تو ساتھ ہی یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورة البقره :187)

یعنی اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ مَیں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکموں کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس ہر مسلمان کا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دعائیں قبول کروانے کی بعض شرائط ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا ہو اور اس کی مکمل پابندی کرنے والا ہو، اللہ کا خوف ہو۔ پھر جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر اس طرح گرتا ہے، یہ حالت اپنے پر طاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو جواب دیتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزوں کے حکم کے ساتھ اس آیت کو بھی رکھا ہے، تو ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ مہینہ میری خاص بخشش اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے اس لئے اس میں خالص ہوتے ہوئے، اس مہینے کی قدر کو پہچانتے ہوئے میری طرف آؤ تا کہ مَیں پہلے سے بڑھ کر تمہاری دعاؤں کو قبول کروں۔ پس ان دنوں میں ہر احمدی کو خاص طور پر دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجے کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بے چینی ہو رہی ہوتی ہے۔ جب انتہائی درجے کا اضطرار پیدا ہو جاتا ہے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔

پس یہ کیفیت ہے۔ جب ہم اپنے اندر ایسی کیفیت پیدا کر لیں تو ہم میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق قبولیت دعا کے نظارے دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس رمضان میں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکنے اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج پھر مَیں چند قرآنی دعائیں آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر، مختلف مواقع پر قرآن کریم میں ہمیں بتائی ہیں۔

ایک دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی وہ اپنے اور پہلوں کے لئے حصول مغفرت اور دلوں میں

سے کینوں کو دور کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ اس طرح دعا کرتے ہیں۔ کہ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ (الحشر:11) اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب یقیناً تو بہت شفیق اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس میں جہاں اپنے لئے بخشش کی دعا سکھائی گئی ہے کہ تم اپنے لئے دعا مانگو وہاں ان لوگوں کے لئے بھی جو پہلے ایمان لانے والے ہیں، پہلے گزر چکے ہیں بخشش کی دعا مانگنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دین کے بارے میں کسی قسم کا استحقاق نہیں ہوتا۔ جو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق جوڑے گا، جو تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوگا، جو بے نفس ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والا ہوگا اور پھر جن پر اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے گا ان کو خدمت دین کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ وہ آگے آنے والوں میں بھی ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر دوسروں میں حسد اور کینے کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ایسے لوگوں پر رشک آنا چاہئے۔ ان جیسا بننے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی حالتوں کو بھی بدلنا چاہئے اور اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں جیسا بنا جو اللہ کا قرب پانے والے ہیں، یا تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو بے نفس ہو کر جماعتی خدمات کرنے والے ہیں، جو تیرے ایسے بندے ہیں جو خالصتاً تیری رضا پر چلنے والے ہیں، جن پر تیرے فضلوں کی بارش برستی نظر آ رہی ہے۔ جب اس طرح دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور رحم بھی اس وقت جوش میں آئیں گے اور پھر قبولیت دعا کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب پاک ہو کر سب کے لئے بخشش کی دعا کر رہے ہوں گے، سب کینے اور بغض اور رنجشیں دلوں سے نکل رہی ہوں گی، جب دلوں کے کینے ختم ہو رہے ہوں گے اور ایک پاک اور محبت کرنے والا معاشرہ جنم لے گا، جہاں ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارے کی فضا نظر آ رہی ہوگی تو پھر یہ دعائیں کرنے والے اللہ تعالیٰ کی بخشش کو مزید حاصل کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ پس یہ انتہائی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف اور رحیم کو جذب کرنے کے لئے اپنے ساتھ اپنے بھائیوں کے لئے بھی دعا کی جائے اور دلوں کو کینوں سے پاک کیا جائے۔ اگر ہمارے دوسرے مسلمان بھائی یہ دعا سمجھ کر کریں تو جہاں اپنی بخشش کے سامان کر رہے ہوں گے وہاں احمدیوں کے لئے ان کے دلوں میں جو کینہ اور بغض بھرا ہوا ہے وہ بھی دور ہوگا۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس ہمارے مخالفین کو بھی جو بلا وجہ ادھر ادھر سے باتیں سن کر مخالفت میں آگے بڑھے ہوئے ہیں چاہیے کہ صرف دیکھا دیکھی مخالفت نہ کریں بلکہ غور کریں، سوچیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی دعائیں سکھائی ہیں قرآن کریم سارے پڑھتے ہیں اس پر غور کریں۔ وہ لوگ بھی اس رمضان سے فائدہ اٹھائیں اور امت کی حالت پر غور کریں کہ امت کی یہ حالت کیوں ہو رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں کو آپؐ نے اپنے ایمان کو مکمل کرنے کی خبر دی تھی۔ اس پر غور کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانیں اور جو لوگ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے مان کر ایمان میں سبقت لے جا چکے ہیں، ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ان جیسا بننے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ فہم اور ادراک حاصل ہو جائے۔

بہرحال احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور اس قرآنی تعلیم پر عمل کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو“۔

فرمایا ”میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُم (آل عمران:104) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔ مَیں ایک کتاب بنانے والا ہوں“۔ آگے ذکر کیا ہے کہ اس میں نام چھاپوں گا۔

فرمایا کہ ”چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے۔ دوسرا اس میں بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پھر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں.... جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں، جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے، پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 336 جدید ایڈیشن)

پھر مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے اور مغفرت کے لئے اور قوم کے سیدھے راستے پر چلنے کے لئے بھی ایک دعا ہے۔ فرمایا رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الممتحنة:5-6)۔ اے ہمارے رب تجھ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں کے لئے ابتلاء نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اے اللہ تیری باتوں اور حکموں پر عمل نہ کر کے ہم کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں جس سے احمدیت اور اسلام کمزور ہو اور اس وجہ سے مخالفین اور کفار کو موقع ملے کہ وہ اسلام پر حملہ کریں۔

دیکھیں آج کل یہی ہو رہا ہے، جس کو موقع ملتا ہے اسلام پر حملہ کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس اس دُعا کی فی زمانہ بہت ضرورت ہے اور جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں ان دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں جو کفار کو، غیر مسلموں کو یہ موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ اسلام پر حملے کریں۔ مسلمانوں کو نعرے لگانے اور توڑ پھوڑ کی حد تک تو فکر ہے، ذرا سی کوئی بات ہو جائے تو توڑ پھوڑ شروع ہو جاتی ہے، نعرے شروع ہو جاتے ہیں، جلوس نکل آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی فکر نہیں۔ یہ کرنے کے بعد وہ سمجھتے ہیں کہ مقصد پورا ہو گیا۔ اسی وجہ سے اور ان کے انہی عملوں کی وجہ سے پھر مخالفوں کو مختلف طریقوں سے اسلام پر حملے کرنے کا مزید موقع ملتا ہے اور جو جری اللہ ان حملوں سے اسلام کو بچا رہا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا یہ مسلمان اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور اللہ اور رسولؐ کا حکم نہ مان کر کافروں کے لئے اسلام کے خلاف فتنے کے سامان پیدا کر رہے ہیں اور نتیجةً پھر اللہ تعالیٰ کی بخشش سے بھی محروم ہو رہے ہیں۔ پس یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ جو غالب اور حکمت والا ہے ہمیں اور تمام امت کو اپنی اس صفت سے متصف کرتے ہوئے حکمت عطا فرما تا کہ ایسی باتوں سے باز رہیں جو اسلام کو نقصان پہنچانے والی ہیں اور ہم جلد تیرے دین کے غلبے کے دن ہم جلد دیکھیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا غیر ضروری سوالات سے بچنے کے لئے سکھائی ہے۔ وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَاِلَّاتَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ (ھود: 48) کہ اے میرے ربّ یقیناً مَیں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ بات پوچھوں کہ جس کے مخفی رکھنے کی وجہ کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ اور اگر تُو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو مَیں ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہ دعا سکھا کر اس امر سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پُرحکمت کاموں کے بارے میں کوئی شکوہ نہ کیا جائے۔ مثلاً دعا ہے۔ ایک آدمی دعا کرتا ہے تو اس کے بارے میں بھی شکوے ہوجاتے ہیں کہ مَیں نے تو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دعا کی تھی پھر بھی اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول نہیں کی۔ اللہ سے شکوے ہوتے ہیں کہ اے اللہ کیوں میری دعا قبول نہیں کی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر غور کر رہے ہیں تو یہ بات سامنے رہے گی کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اس کو تمام آئندہ آنے والی باتوں کا بھی علم ہے۔ اس کو یہ بھی علم ہے کہ ہر ایک کے دل میں کیا ہے۔ اس کو یہ بھی پتہ ہے کہ کیا چیز میرے بندے کے لئے ضروری اور فائدہ مند ہے اور کیا نقصان دہ ہے۔ اس لئے کسی قسم کے شکوے کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے۔ وہ اپنے بندے کی بعض باتوں کو اس لئے ردّ کرتا ہے کہ وہ انہیں اس کے لئے بہتر نہیں سمجھتا۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بعض وعدے بھی کرتا ہے، ان کو بعض باتیں سمجھا دیتا ہے لیکن اجتہادی غلطی کی وجہ سے بندہ سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ الفاظ واضح نہیں ہوتے اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے اور اس کی تاویل یا تشریح کچھ اور ہو رہی ہوتی ہے۔ یہ دعا حضرت نوحؑ کی ہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے میں غلطی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اہل کو بچانے کا وعدہ کیا تھا لیکن جب حضرت نوحؑ نے بیٹے کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اے اللہ میاں! میرا بیٹا تو میرے اہل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں مجھے سب پتہ ہے کہ کون اہل میں ہے اور کون نہیں اور اس کی تعریف کیا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں نہ موجودہ حالت میں ایمان ہے اور نہ اس کی آئندہ ایمانی حالت ہونی ہے اس لئے وہ تیرے اہل میں شمار نہیں ہوسکتا اس لئے یہ دعا نہ مانگ۔ پس یہ جواب سن کے حضرت نوحؑ نے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش اور اس کا رحم مانگا۔ تو یہ واقعہ اور دعا سکھا کر ہمیں بھی توجہ دلائی ہے کہ تمہارے ساتھ زندگی میں ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں۔ پس کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جس طرح میرے اس نیک بندے نے فوراً اللہ کے پیغام کو سمجھتے ہوئے استغفار کی، اگر کبھی کسی قسم کا امتحان یا ابتلاء آئے تو شکوے کی بجائے استغفار کرو، اس کا رحم مانگو۔ تمہارا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرو، صدقہ دو اور دعا کرو اور پھر اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ و اور پھر یہ دعا بھی ساتھ کرتے رہو کہ اے اللہ مَیں تیرے سامنے فضول سوال کرنے کی بجائے ہمیشہ تیری رضا پر راضی رہنے والا بنوں۔ کیونکہ یہ حالت اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس لئے فضول سوالوں سے بچنے کی بڑی ضروری دعا ہے تا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی نظر اپنے بندے پر پڑتی رہے اور بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ ورنہ یہ شکوے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہوتے ہیں اور آخرکار بندے کو نقصان پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کا تو کچھ نہیں جاتا۔ اس لئے ایسی حالت میں خاص طور پر جب انتہائی مایوسی اور صدمے کی حالت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ جھکنا چاہئے تا کہ ہر قسم کے شرک سے، انتشار ذہن سے بندہ محفوظ رہے۔

پھر روحانی ترقی اور مغفرت الٰہی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی ہے کہ رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (التحریم:9) اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے یقیناً ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس دعا سے پہلے ان لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے جن لوگوں کے حق میں یہ دعا قبول ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خالص توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں۔ فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ نُوۡرُھُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَبِاَیۡمَانِھِمۡ (التحریم:9) کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی طرف خالص توجہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو اور اُن کو رسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔

پھر آگے وہ وہی کہیں گے جو دعا مَیں نے پڑھی ہے۔ تو اپنی برائیوں کے دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اور برائیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہو اور دعا بھی ہو رہی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے خالص توبہ کرنے والوں کی دعا کو بھی سنتا ہے اور ان کی برائیاں دور کرتے ہوئے جیسا کہ اس نے فرمایا انہیں جنتوں میں داخل کرتا ہے اور انہیں ایسا نور دیتا ہے جو ان کے دائیں بھی چلتا ہے اور ان کے آگے بھی چلتا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم اگر اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے فائدہ اٹھائیں۔ خوش قسمتی سے ہمیں رمضان میں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے اس رمضان کے مہینے میں روزوں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے، جب مغفرت کے دروازے مکمل طور پر کھول دیئے جاتے ہیں، بخشش کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اپنی برائیوں پر نظر کرتے ہوئے انہیں چھوڑنے کی کوشش کریں۔ سچی توبہ کریں کہ آئندہ بھی ان برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔ اگر ہر ایک اپنا جائزہ لے تو خود ہی ہر ایک کے سامنے آجائے گا کہ کون کون کن کن برائیوں میں مبتلا ہے اور کون کون سی برائیاں چھوڑی ہیں اور چھوڑنی ہیں تو پھر یقیناً اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کے نظارے دیکھیں گے۔ سچی توبہ کے بعد پھر قدم پہلے سے آگے بڑھیں گے۔ مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی اور یہی نیکیاں اگلے جہان میں بھی کام آنے والی ہیں اور وہاں بھی درجے بڑھتے چلے جائیں گے۔

جنت میں استغفار کی جو دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے یا کیا حکمت ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔: آپ فرماتے ہیں کہ ''اس آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بہشتی لوگ بھی استغفار کیا کریں گے۔ ان کا استغفار گناہوں کے لئے نہیں ہوسکتا کیونکہ بہشت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا اور نہ وہ اپنی دنیاوی زندگی کے گناہوں کے لئے استغفار کیا کریں گے کیونکہ ہمیں اس سے پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ بہشت میں داخل ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ آیت اس طرح ہے عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ پس ان کا استغفار گزشتہ گناہوں کے لئے نہیں۔ خود اس آیت میں ہمیں پتہ ملتا ہے، اس لئے جو نور اہل جنت کو ملے گا وہ ان کو اس نور کے مقابل میں ناقص نظر آئے گا جو ابھی ان کو نہیں ملا۔ اس نقص کو محسوس کر کے وہ خدا سے دعا کریں گے کہ ہمارا نور پورا کر اور ہماری اس ناقص حالت کو ڈھانپ دے مگر وہ کبھی نور سے سیر نہیں ہوں گے کیونکہ خدا کے نور کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ اور زیادہ نور مانگتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ استغفار روحانی ترقی کے لئے ایک دعا ہے۔ چونکہ روحانی ترقی کی کوئی حد نہیں اس لئے انبیاء علیہم السلام ہمیشہ دعا میں لگے رہتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ نور مانگتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی اپنی روحانی ترقی پر سیر نہیں ہوتے اس لئے ہمیشہ دعا میں لگے رہتے ہیں کہ خدا ان کی ناقص حالت کو ڈھانپے اور پورا روشنی کا پیمانہ دے۔ اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ اپنے نبی کو فرماتا ہے قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا یعنی ہمیشہ علم کے لئے دعا کرتا رہ کیونکہ جیسا خدا بے حد ہے ایسا ہی اس کا علم بھی بے حد ہے۔ القصہ جنت کا استغفار صاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ استغفار اور گناہ لازم ملزوم نہیں ہیں اور یہ کہ ہمارا استغفار اس لئے بھی ہوسکتا ہے کہ خدا ہماری کمزوریوں کو ڈھانپے اور روحانی ترقی کے لئے طاقت دے۔ عیسائی بڑے ظالم ٹھہریں گے اگر وہ اب بھی اصرار کریں گے کہ استغفار ہمیشہ گزشتہ گناہوں کی معافی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز جلد 2 صفحہ 243-244، تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 8 صفحہ 174 تا 175 تفسیر سورۃ تحریم)

پھر سورۃ بقرہ کی آخری آیت ہے جس میں ہمیں مختلف دعائیں سکھائی گئی ہیں کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (البقرہ:287) کہ اے ہمارے رب ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تُو نے ڈالا ہے۔ اور اے ہمارے رب ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے، پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

یعنی جیسا کہ ترجمے سے سب واضح ہوگیا کہ اے اللہ جو کام تُو نے ہمیں کرنے کے لئے دیئے ہیں اگر ہم وہ کرنے بھول جائیں یا پوری طرح نہ کرسکیں تو ہماری کمزوری سمجھ کر معاف کر دینا اور اس بات پر ہمیں نہ پکڑنا۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے اس بھولنے سے ہماری ترقی رک جائے اور ترقی میں کمی آجائے یا ہمارے میں سے چند لوگوں کی بھول چوک سے ہماری ترقی رک جائے یا کمی آجائے۔ یہ دعا واقفین زندگی کو، عہدیداران کو جو جماعتی خدمات کر رہے ہوتے ہیں خاص طور پر کرنی چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا کہ یا اللہ ایسا بھی نہ ہو کہ ہماری کوئی خطا جو ہمارے کسی کام کے غلط طریق پر کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے اس کے بداثرات ظاہر

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

ہوں۔تُو ہمیشہ ہمیں ہماری خطاؤں کے بداثرات سے محفوظ رکھنا اور ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔

پھر اگلی دعا ہے کہ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا یعنی اے اللہ ہمیں اُن اعمال سے محفوظ رکھ جو گناہ کی طرف لے جانے والے اعمال ہیں اور گناہ ہیں۔ اور اسی طرح ہم کسی ایسے عہد کے نیچے بھی نہ آئیں جس کو توڑنے کی وجہ سے ہماری پکڑ ہو۔ بلکہ ہمیشہ ہمیں ان باتوں سے بچائے رکھ اور ہماری کسی غلطی کی وجہ سے، ہماری کسی بدعہدی کی وجہ سے، کسی چھوٹی سی بھول چوک کی وجہ سے ہم سزا نہ پائیں، ہمیشہ تیری مغفرت کا سلوک دیکھنے والے ہوں۔ ایک سچے احمدی کے لئے تو ایک چھوٹی سی سزا بھی روحانی لحاظ سے بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ ہر احمدی کا جماعت سے، خلافت سے ایک روحانی تعلق ہے، اس لئے کسی وجہ سے ذرا سی بھی سزا دی جائے تو بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً مَیں نے دیکھا ہے کہ صرف یہی پابندی لگا دی جائے کہ تمہاری فلاں غلطی کی وجہ سے تمہیں اجازت نہیں کہ خلیفہ وقت کو خط لکھو تو اس پر بھی لوگ بڑے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک سچا احمدی جو ہے اس کی بے چینی سے عجیب کیفیت ہو رہی ہوتی ہے کہ مجھ پر یہ پابندی لگ گئی اور میں عجیب روحانی اذیت میں مبتلا ہوں۔ تو ہمیشہ ہر قسم کی غلطیوں سے اور پھر ان کے بدنتائج سے بچنے کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔ پھر یہ بھی کہ ہماری طاقت سے بڑھ کر کسی قسم کی دنیوی تکلیف بھی نہ پہنچے، نہ روحانی نہ دنیوی۔ اور ہماری غلطیوں اور بھول چوک سے درگزر کرتے ہوئے اے اللہ ہمیشہ ہم سے عفو کا سلوک رکھنا اور ہمیں ہمارے غلط کاموں کی وجہ سے پکڑنے کی بجائے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آئندہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ یہی سلوک رکھ اور ہمیں ہماری ایسی غلطیوں سے بچائے رکھ اور رحم کرتے ہوئے ہم پر نظر کر اور اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں اُن ترقیات سے نوازتا رہ جو جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ تُو ہمارا مولا ہے۔ آخر کو ہم تیری جماعت کہلانے والے ہیں، ہم ہر ایک کے سامنے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ہی وہ واحد جماعت ہیں جو خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لاتے ہوئے اور آپ کی بات پر عمل کرتے ہوئے اس زمانے کے مسیح اور مہدی کو مانا ہے۔ ہم ہی وہ لوگ ہیں جو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے مسیح موعود کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ پس ہم پر نظر کرم کر اور اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں ترقیات سے نوازتا رہ۔ عفو اور بخشش اور رحمت کا سلوک ہم سے کر۔ ہماری جماعتی کمزوریاں بھی دور فرما اور ہماری انفرادی کمزوریاں بھی دور کرتے ہوئے ہمیں مخالفین اور کافر قوم پر فتح عطا فرما اور ہماری غلطیوں کی وجہ سے یہ ترقیات رک نہ جائیں۔ اور پھر نتیجۃً ہم تیری پکڑ میں آئیں بلکہ اپنے دین کی ترقی کے نظارے ہمیں دکھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ دعا اور باقی دعائیں بھی قبول کرے اور ہم اس رمضان میں اپنی دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے اس دور میں داخل ہوں جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حق میں ایک غیر معمولی انقلاب کا دور ہو۔ پس دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁❁ ❁❁❁❁ ❁❁❁ ❁❁❁❁

خدا نمائی کا وعدہ اور اُس کا ایفاء

”حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام جن دنوں سیالکوٹ تشریف فرما تھے ایک روز میر حسام الدین صاحب مرحوم کے مکان میں سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے۔ آپ ٹھہرے اور پیچھے مڑ کر مجھے کہا کہ **”مولوی صاحب میرے ساتھ چلو میں خدا دکھا دونگا“** یہ زبردست الفاظ اور وہ پاک صدا اب تک میرے کانوں میں گونجتی ہے اور اب تک میرے دل میں اس کا گہرا اثر باقی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے اس گھر میں کھڑا ہو کر شہادت دیتا ہوں کہ بے شک میں نے مرزا غلام احمد (خدا کی نصرتیں اور ملائکہ کا سلام اس پر ہو) کے ذریعہ خدا کو دیکھا اور یقیناً خدا کو دیکھا۔“

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے جس موقع کا ذکر فرمایا یہ 1892ء کا واقعہ ہے۔ اس سال حضور نے امرتسر، لاہور، سیالکوٹ اور بعض دوسرے مقامات کا ایک سفر فرمایا تھا اور جس وقت اس شہادت کا اظہار آپ نے کیا یہ 27/دسمبر 1899ء کا واقعہ ہے اور قادیان کی مسجد اقصیٰ میں یہ شہادت حقہ آپ نے ادا کی۔

حضرت مخدوم الملۃ نے اسی سلسلہ میں ایک دوسرے موقع پر اپنی شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

”میں وہی نسخہ اور اصول بتاتا ہوں جس نے مجھے شفا دی ہے۔ میں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا مولوی نورالدینؓ کے طفیل سے حدیث کا بھی شوق ہو گیا تھا۔ مگر میں صوفیوں کی کتابیں پڑھ لیا کرتا تھا مگر ان میں وہ روشنی، وہ نور معرفت، وہ ترقی اور بصیرت نہ تھی جو اب ہے۔“

(الحکم جلد 28 نمبر 18-19)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

کرنے اور مجھے دعائیں دینے لگے کہ خدا آپ کا بھلا کرے جو موقع پر یہاں آ گئے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

(ایضاً صفحہ 100 تا 102)

☾☾☾☾☾

یسوع مسیح تشریف لے آئے۔ ”آسمانی خبر رساں ایجنسی“ نے جلالی نشانوں سے تصدیق کر دی

27/مارچ 1949ء کو تھیوسوفیکل ہال کراچی میں ایک پادری صاحب کے بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر کا اخبار میں اعلان ہوا۔ مَیں بھی سامعین میں شامل ہوا۔ پادری صاحب نے تصاویر کے ذریعہ ”انجیل“ میں سے مبیّنہ یسوع مسیح کی آمد کے ان نشانوں کا ذکر کیا کہ لڑائیاں ہوں گی، قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی، کال اور قحط پڑیں گے، بھونچال اور زلزلے آئیں گے، مری اور طاعون پڑے گی۔ غرضیکہ طرح طرح کے عذاب نازل ہوں گے (متی باب 24 آیت 4-8، مرقس باب 13 آیات 3-14، لوقا باب 21 آیات 7-19) اور پھر بتایا کہ یسوع مسیح کی آمد کے نشان پورے ہو گئے اب یسوع مسیح آیا چاہتا ہے۔

ان کی تقریر کے اختتام پر مَیں نے وقت مانگا تو اجازت ملنے پر مَیں نے پوچھا کہ جناب مسیح ناصری نے انجیل میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی مثال دے کر اپنی آمد کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ:

(الف): ”جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی اس دن تک کہ نوحؑ کشتی میں داخل ہوا اور جب تک طوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا“۔

(متی باب 27 آیات 37-39)

(ب): ”جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں ہوگا کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی اس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا اور طوفان نے آ کر سب کو ہلاک کیا اور جیسا لوط کے دنوں میں ہوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرید و فروخت کرتے اور درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے لیکن جس دن لوط سدوم سے نکلا، آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ ابن آدم کے ظاہر ہونے کے دن بھی ایسا ہی ہوگا“۔ (لوقا باب 17 آیات 26-30)

پادری صاحب سے مَیں نے کہا کہ انجیل ”متی“ اور ”لوقا“ کی ان عبارتوں کی روشنی میں آپ بیان فرماویں کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کے آنے سے پہلے طرح طرح کے عذاب نازل ہوتے تھے یا کہ ان نبیوں کے آنے اور دلائل سے حجت پوری ہونے کے بعد خدا کی طرف سے طرح طرح کے عذاب آئے تھے کیونکہ دونوں انجیلوں کی عبارتیں صاف یہ بتاتی ہیں کہ نبی پہلے آئے، پھر عذاب حجت تمام ہونے کے بعد آتے رہے۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح ناصری بھی پہلے تشریف لائیں گے اور ان کے آنے کے بعد عذاب آئیں گے۔

مگر آپ نے تصویروں کے ذریعہ سے ثابت کیا ہے کہ عذاب آ چکے۔ اس سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ”ابن آدم“ یعنی حضرت مسیح کی آمد بھی ہو چکی ہے اور مسیحیوں کو جناب مسیح کی تلاش کرنی چاہئے۔

یاد رہے کہ مسیح نے عیسائیوں کو بتلا دیا تھا کہ:

(1) ”اب سے مجھے ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے“۔

(متی باب 23 آیت 39)

(2) ”مجھ کو اس وقت تک ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے“۔

(لوقا باب 13 آیت 35)

پس حضرت مسیح نے خود نہ آنا تھا بلکہ جس طرح ایلیا خود نہیں آیا تھا بلکہ ”ایلیا کی روح اور قوت میں“ یوحنا آ گیا تھا۔ (لوقا 1/17) مسیح نے بھی خود دوبارہ نہ آنا تھا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ:

”مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایلیا تو آ چکا اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دُکھ اٹھائے گا“۔

(متی باب 17 آیت 12)

پس ایلیاء کی طرح حضرت مسیح کی پیشگوئی کے مطابق کہ ابن آدم ”نئی پیدائش“ میں آئے گا۔ (متی باب 19۔ اور وہ ”ابن آدم“ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں آ چکے جن کے آنے کے بعد وہ تمام نشان اور عذاب کی خبریں پوری ہو رہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
مبارک وہ جو خدا کی باتوں کو قبول کرے۔

مگر افسوس کہ پادری صاحب نے میری باتوں کا جواب نہ دیا اور جلسہ ختم ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 76 تا 78)

؎
نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
ہمارے دین کا قصّوں پہ ہی مدار نہیں

❁❁❁❁❁❁

تحریک جدید کا مالی سال 2005ء۔2006ء

تحریک جدید کا 72 واں مالی سال اکتوبر 2006ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ایسے احباب جماعت جنہوں نے اپنے وعدہ جات کی پوری ادائیگی نہیں کی، سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور ایسے احباب جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے محروم ہیں وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر اس کی برکات و فیوض کے وارث بنیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

www.alislam.org

انٹرنیٹ پر احمدیہ مسلم جماعت کی مرکزی ویب سائٹ

مسعود ناصر - کینیڈا

(نوٹ: اس مضمون کا کچھ حصہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مارچ اپریل ۲۰۰۶ء کے شمارہ میں انگریزی میں شائع ہوا جس کا ترجمہ سلیمہ احمد صاحبہ (نیویارک) نے کیا)

احمدیہ انٹرنیٹ کمیٹی (اے۔آئی۔سی) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سربراہی میں www.alislam.org کا انتظام چلا رہی ہے۔اس ویب سائٹ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے فرمایا تھا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہی ہے۔امریکہ کے محترم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب A.I.C کے چیئرمین ہیں اور ان کے ساتھ رضا کاروں کا ایک بورڈ ہے۔جس کے ممبران دنیا بھر سے ہیں۔الاسلام ویب سائٹ کو بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کو اسلام کے بارے میں صحیح اور سچی معلومات فراہم کی جائیں اور جماعت احمدیہ کے ممبران کو دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کے لئے انٹرنیٹ پر ضروری مواد فراہم کیا جائے۔دنیا کے کسی بھی کونے میں آپ بیٹھے ہوں، انٹرنیٹ کے ذریعے آپ اس روحانی مائدہ سے مستفید ہو سکتے ہیں۔اس ویب سائٹ کا آغاز جولائی 1995ء میں ہوا تھا اور پچھلے سال اس ویب سائٹ میں جدید ترین معلومات فراہم کرنے اور ان معلومات کو محفوظ کرنے کے لئے اسے مزید دیدہ زیب بنایا گیا ہے اور یہ ویب سائٹ مسلسل ترقی پذیر ہے۔

قارئین کی خدمت میں alislam.org کے مختلف حصوں کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔

قرآن کریم

alislam.org کا یہ سب سے اہم حصہ ہے۔مکمل انگریزی ترجمہ قرآن کریم جدید ترین 'سرچ انجن' کے ساتھ موجود ہے اور مزید بہتر بنانے کا کام ہو رہا ہے۔ایک الگ حصہ میں عربی کے ساتھ انگریزی ترجمہ اور تفسیر موجود ہے او دوسری زبانوں کے تراجم بھی موجود ہیں۔جن میں البانین، بنگالی، چینی، ڈچ، فرانسیسی، یونانی، ہندی، اطالوی، جاپانی، کشمیری، مانی پوری، مراٹھی، اوریا، پرتگالی، ہسپانوی، ٹیلگو، ترکی اور اردو شامل ہیں۔مزید تراجم کا اضافہ ہو رہا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تراجم و تفاسیر اردو میں موجود ہیں۔5 جلدوں پر مشتمل انگریزی تفسیر بھی شامل ہے۔2005ء میں قرآن کریم کی مکمل تلاوت بمع انگریزی ترجمہ آڈیو MP3 فائل کی صورت میں ڈالی گئی ہے۔اور ابھی حال ہی میں تحقیق کرنے والوں کے لئے تمام تراجم اور تفاسیر کو ایک ہی صفحہ پر پڑھنے کے لئے نئی سہولت تیار کی گئی ہے تاکہ با آسانی کسی بھی آیت کی تفسیر مختلف تفاسیر میں دیکھی جا سکے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

ایک مخصوص حصہ میں آنحضرت ﷺ کے شاندار اسوۂ حسنہ کے متعلق کتابیں اور مضامین بھی موجود ہیں۔آنحضرت ﷺ کی مدح میں لکھا ہوا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ بھی اردو اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ ڈالا گیا ہے۔جو لوگ مذہبی بحث و مباحثہ میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کی سہولت کے لئے خاتم النبیین کے موضوع پر اور دیگر مذہبی کتب مثلاً بائبل اور ویدوں میں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پیشگوئیوں کے حوالہ جات بھی موجود ہیں۔کتب میں خاص طور پر سیرۃ خاتم النبیین ﷺ، Life of Muhammad، احادیث کی کتاب حدیقۃ الصالحین، اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب 'اسوۂ رسول اور خاکوں کی حقیقت' شامل ہیں۔

درس القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی درس القرآن اور ترجمۃ القرآن کلاسز بھی آڈیو کی صورت میں ڈالی گئی ہیں اور مزید کام جاری ہے تاکہ مکمل سیٹ انٹرنیٹ پر آ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط

اکتوبر 2005ء میں ایک نئی اور دلچسپ بلا معاوضہ سروس بھی شامل کی گئی ہے۔آپ ویب سائٹ پر 'رجسٹر' ہو کر خود کو اس سروس میں شامل کر سکتے ہیں اور حضور ایدہ اللہ کو انگریزی زبان میں اپنے خطوط بھیج سکتے ہیں جو کہ چند ہی گھنٹوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کے دفتر میں پہنچ جاتے ہیں۔

زبانیں

اس ویب سائٹ کی بنیادی زبان انگریزی ہے۔تاہم اس میں مزید ۱۵ زبانیں شامل کی گئی ہیں۔جن میں عربی، چینی، جرمن، جاپانی، ہسپانوی، سواحیلی، روسی، فرانسیسی، ملایالم، ترکی، انڈونیشی، سوئس، سویڈش، نارویجن اور اردو شامل ہیں۔اس حصہ میں ماہانہ رسالہ جات اور جماعت کی دیگر کتب کو بھی ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

نئی عربی ویب سائٹ

2005ء میں ایک نئی عربی ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا۔جس کا انتظام عربی ڈیسک لندن کے سپرد ہے۔اور نئے مواد کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔اس کا ایڈریس www.islamahmadiyya.net ہے۔

رسالہ جات اور اخبارات

جماعت کے اہم رسالہ جات بھی اس ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں جن میں انگریزی اور فرانسیسی کا ریویو آف ریلیجنز اور لندن سے شائع ہونے والا عربی ماہانہ التقویٰ، اردو کے حصہ میں روزنامہ الفضل ربوہ، ہفتہ وار الفضل انٹرنیشنل لندن، اور ہفتہ وار بدر قادیان شامل ہیں۔چند دوسرے رسالہ جات میں خدام الاحمدیہ بھارت کا ماہانہ رسالہ مشکوٰۃ۔امریکہ سے شائع ہونے والا سہ ماہی جریدہ مسلم سن رائز، سہ ماہی النحل (انصار اللہ)، بچوں کے لئے الہلال، ربوہ پاکستان سے شائع ہونے والا خدام الاحمدیہ کا ماہنامہ خالد اور بچوں کا ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔کینیڈا سے شائع ہونے والا ماہنامہ احمدیہ گزٹ۔ملایالم زبان میں کیرالا انڈیا سے شائع ہونے والے چار جرائد ستیہ دوتھن، ستیہ متھرم (انصار اللہ)، الحق (خدام الاحمدیہ) اور النور (لجنہ اماء اللہ) شامل ہیں۔

چوبیس گھنٹے رواں MTA

alislam.org پرایم ٹی اے کے پروگرامز 10 مئی 1996ء کے خطبہ جمعہ سے آڈیو اور وڈیو کی صورت میں رواں نشریات کے ساتھ پیش کرنے شروع کئے۔جس کی وجہ سے وہ احباب جن کے پاس ڈش انٹینا کی سہولت موجود نہیں ہے یا ایسے دور دراز علاقوں میں رہتے تھے جہاں ابھی ایم ٹی اے کی نشریات نہیں پہنچ رہی تھیں انہوں نے بھی ایم ٹی اے کی نشریات سے استفادہ کرنا شروع کر دیا۔۲۰۰۱ء سے اس کو با قاعدہ ۲۴ گھنٹے مسلسل پیش کیا جا رہا ہے اور اس وقت سے لے کر اب تک محفوظ کئے گئے اہم تاریخی خطابات، تقاریر اور خطبات جمعہ بھی سائٹ پر موجود ہیں۔سابقہ سالوں کے مواد کو بھی انٹرنیٹ پر پیش کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

Podcasting

پوڈ کاسٹنگ آڈیو فائلز کو انٹرنیٹ پر ڈالنے اور پھر سامعین کو ان فائلز کو اپنے کمپیوٹر پر موصول کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔تازہ خطبہ جمعہ ناظرین اور سامعین کے لئے ان کے کمپیوٹر اور MP3 player پر ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے چار مختلف زبانوں میں دستیاب کیا جاتا ہے۔iTunes اور Podcasting کے ذریعے بھی یہ خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

نمائشی تصاویر

ایک حصہ اہم تاریخی تصاویر پر بھی مشتمل ہے۔ان تصاویر کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔اہم شخصیات، مساجد، مقامات اور واقعات۔الاسلام کے اس حصہ میں تقریباً ۱۴ ہزار تصاویر موجود ہیں اور مزید ڈالی جا رہی ہیں۔

اُردو نظم

alislam.org کا یہ حصہ بہت مشہور ہے جو کہ 300 نظموں کو MP3 اور real media میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔ان تمام نظموں کو شاعروں کے نام سے منسوب کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی نظم کو آسانی سے تلاش کر کے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکے۔

کتب

تقریباً 200 سے زائد کتب آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے موجود ہیں۔چند اہم کتب میں قرآن کریم کی مکمل تفاسیر، روحانی خزائن، ملفوظات، اور حضرت مصلح موعودؓ کی انوار العلوم اور خطبات محمود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے خطبات طاہر بھی شامل ہیں۔مصنف کے ناموں کے زمرہ میں ان کی کتابوں کے نام ڈالے گئے ہیں۔اور موضوعات کو ان کے زمرہ میں شامل کرنے پر کام ہو رہا ہے۔اس حصہ میں کتابوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اس گراں قدر خزانہ سے مستفیض ہونے کے لئے: alislam.org/books/ کو دیکھیں۔

اہم موضوعات

کچھ اہم موضوعات کے لئے ویب سائٹ میں خصوصی صفحات موجود ہیں۔ذیل میں ایسے تین موضوعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

نظام خلافت کی تاریخ، اہمیت، برکات اور ہماری ذمہ داریوں پر مبنی کئی مضامین اور کتب اس حصہ میں شامل ہیں۔اسی طرح خلفاء راشدین کا تعارف اور خلافت احمدیہ پر کئی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔صد سالہ خلافت جوبلی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ دعاؤں کی تحریک، اور اسی طرح دوسرے مضامین پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ۔خدا کے برگزیدہ نبی

یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کے تین بڑے مذاہب کے ماننے والے یعنی یہودی، عیسائی اور مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور وفات کے واقعات کے متعلق ایک دوسرے سے متفق نہیں۔اس موضوع پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا موقف کیا ہے اس حصہ میں پایا جاتا ہے۔

جہاد اور دہشتگردی

موجودہ صورت حال میں یہ ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے جو کہ جہاد کی حقیقت کے بارہ میں مکمل تفصیل کے ساتھ قارئین کو اہم معلومات پہنچاتا ہے۔اور جہاد کے بارے میں غلط تصور کو رد کرتا ہے۔دہشت گردی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے اور جہاد کا اصل مفہوم کیا ہے؟ اس بارے میں انگریزی زبان میں سیر حاصل مواد فراہم کیا گیا ہے۔

باآواز کتب

اس حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب MP3 فائل کی صورت میں ڈالی گئی ہیں۔

سوال و جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے سوال و جواب کی نشستوں کو کوئی نہیں بھلا سکتا۔alislam.org نے اس مقصد کے لئے ایک الگ حصہ www.alislam.org کے نام سے مخصوص کیا ہوا ہے۔یہ حصہ روزمرہ زندگی کے بارے میں دلچسپ موضوعات پر سوال اور ان کے جوابات انگریزی زبان میں پیش کرتا ہے۔جنہیں موضوع کے اعتبار سے ڈھونڈا جا سکتا ہے۔اس حصہ میں مزید سوال و جواب ڈالنے کا کام امریکہ میں جاری ہے۔

ڈیجیٹل میڈیا لائبریری

اس لائبریری میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ایم ٹی اے کے پروگرام لقاء مع العرب سے تقریباً ایک ہزار گھنٹے کے سوال و جواب کو آڈیو اور وڈیو کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور ابھی اس پر مزید کام جاری ہے تاکہ اور مختلف پروگرامز کو اس میں نہ صرف محفوظ کیا جائے بلکہ تمام دنیا کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کیا جائے۔ایک سرچ انجن کی مدد سے آپ اپنے مطلوبہ مضمون پر سوال و جواب تلاش کر سکتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: کیتھولک عیسائیوں کے موجودہ سربراہ پوپ راٹ سنگر کے اسلام کے خلاف دو بیانات پر تبصرہ

از صفحہ نمبر4

حُکم ہے دیکھو سورۃ فرقان آیت 53 ۔قرآنِ کریم کے ذریعہ جہاد کرنے کا مطلب ہے کہ قلم کو استعمال کر کے دُنیا میں قرآن کی بیان کردہ نیکی کی تعلیم پھیلانے کا جہاد کرو۔

(ج) نیک بات کی نصیحت کر کے زبان کا جہاد کرو۔

(د) اللہ کی مخلوق کی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے مال خرچ کر کے مالی جہاد کرو جس کا ذکر سورۃ الانفال آیت 73 میں ہے۔نیز سورۃ الصّف آیت 12۔ میں مال کے ذریعہ غریبوں کی مدد کر کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی ہے۔

دراصل عربی زبان میں جہاد کا مطلب کوشش کرنا ہے لیکن گیارہویں صدی عیسوی میں بدقسمتی سے جب صلیبی جنگیں ہوئیں تو جہاد کا لفظ مقدس جنگ کے طور پر اسلام کی طرف منسوب کیا گیا۔ اور بعض دفعہ اسلام کی دفاعی جنگوں یعنی قِتال کے لئے بھی جہاد کا لفظ استعمال ہو جاتا ہے۔لیکن اسلام میں قِتال یعنی جنگ دفاع کے طور پر جائز رکھی گئی ہے اور قِتال اُس صُورت میں جائز ہے جب دُشمن قِتال جنگ میں پہل کرے۔ اور یہ قِتال دین کی آزادی کو قائم کرنے کے لئے یا ظالموں کو اُن کے ناجائز ظُلم کی سزا دینے کے واسطے ہوگا۔

پِھر اِسلام میں تو دفاعی جنگ کی صُورت میں بھی دُشمن سے نرمی کرنے کا حُکم ہے۔

پوپ صاحب کے دوسرے سوال کا جواب

سوال: بائبل میں یونانی فلسفہ کے مطابق بازنطین (Byzantine) یعنی (تثلیث میں) محدود خدا کا تصور قابل قبول ہے۔ جبکہ اسلام کے غیر محدود اور غیر مجبور خدا کا تصور قابل قبول نہیں ہے۔

جواب: اس سوال کا جواب دینے سے پہلے آیئے بائبل سے پوچھتے ہیں کہ وہ خدا کے بارہ میں کیا حکم رکھتی ہے۔ پھر بازنطینی خدا اور یونانی فلسفہ کا جائزہ بعد میں لیں گے۔

پوپ صاحب کے یونانی فلسفہ کی حضرت عیسیٰؑ نے تردید کی ہے۔انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی نسبت لکھا ہے:

(1) ’’یسوع نے اس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر‘‘(متی کی انجیل۔ باب 4۔ آیت10-11)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل متی باب 5۔ آیت 17 تا 20 کے مطابق تورات یعنی یہودی شریعت کے پابند تھے۔ اور اس اوپر والے حوالے میں جو انہوں نے ’’ لکھا ہے‘‘ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو آیئے تورات میں دیکھیں کہ تورات میں کہاں لکھا ہے۔ چنانچہ:

(2) تورات کی کتاب خروج باب20 آیت3 تا 5 لکھا ہے:

’’میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں‘‘۔

(تورات کی کتاب خروج باب 20۔آیت 3تا5)

(3) پھر تورات میں لکھا ہے:

"لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے اور سب لوگ جواب دیں۔ اور کہیں آمین"۔

(استثناء باب 27۔آیت 15)

پادری حضرات جو کہ الوہیت مسیح، تثلیث یا یونانی فلسفہ کے مطابق بازنطینی (یعنی مجبور) خدا کا تصور پیش کرتے ہیں ان کا عقیدہ بائبل کے سامنے پیش کر کے حضرت عیسیٰؑ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ ایسے پادریوں کا کیا مقام ہے اور خصوصاً پوپ صاحب کا۔

خبردار متی کی انجیل میں حضرت عیسیٰؑ نے پوپ صاحب اور پادری صاحبان کے تثلیث والے عقیدہ سے نفرت کا اظہار فرمایا ہے۔ لکھا ہے:

’’جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے...... جو مجھ سے اے خداوند! اے خداوند!! کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند! اے خداوند!! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت معجزے نہیں دکھائے۔ اس وقت مَیں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ‘‘۔(متی کی انجیل باب 7۔آیت نیز 20 تا 24)

پوپ صاحب کا بیان کہ یونانی فلسفہ کے مطابق بازنطینی (مجبور) خدا کے تصور کا جواب تو حضرت عیسیٰؑ نے اس حوالہ میں دے دیا ہے۔ اور بائبل سے خدا کا ایک غیر محدود اور غیر مجبور خدا ہونا ابھی اوپر حوالہ جات میں ثابت ہو چکا ہے۔ اسلام نے بھی قرآن شریف کی سورۃ فاتحہ میں مالک خدا کا تصور پیش کیا ہے۔ اور مالک خدا مجبور یا محدود نہیں ہوا کرتا۔ موجودہ عیسائی مذہب کے ماننے والوں کو فکر کرنی چاہئے کہ وہ بائبل کے خدا کو نہیں مان رہے بلکہ پوپ صاحب یا پادری صاحبان کے مطابق بعد کے زمانہ کے یونانی فلسفہ کے مطابق بازنطینی خدا کے قائل ہیں جو کہ صریح طور پر شرک ہے اور اس شرک سے حضرت عیسیٰؑ نے (متی کی انجیل باب7۔آیت 20 تا24) میں لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے اور اِسلام جیسے توحید والے خُدا کی عبادت کی طرف بُلایا ہے اور فرمایا ہے ’’کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر‘‘۔

(متی کی انجیل باب 4۔آیت 11)

انجیلوں میں تو ایک خُدا اور اُس کی عبادت کرنے کا عقیدہ موجود ہے ہاں متّی کی انجیل باب 13 آیت 34 کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ تمثیلوں میں (یعنی مثالیں دے کر) باتیں کیا کرتے تھے۔ اِس لئے بائبل میں بعض دفعہ خُدا کے پیارے اور نیک بندوں اور دوسرے نبیوں کے لئے ’’خُدا کا بیٹا‘‘ یا ’’ابنُ اللہ‘‘ کا محاورہ استعمال ہوا ہے لیکن یہ محاورہ نیک اور پیارے کے معنیٰ میں بائبل میں آیا ہے۔

چنانچہ انجیل میں لِکھا ہے: ’’مُبارک ہیں وہ جو صُلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے‘‘۔

(متّی کی انجیل باب5 آیت 9)

اِس محاورہ سے خُدا کا حقیقی بیٹا مُراد لینا غلطی ہوگی۔

بائبل میں یونانی فلسفہ کے مطابق بازنطینی (Byzantine) (محدود اور مجبور) خدا کا فلسفہ کب اور کہاں سے آیا؟

بائبل کا مختصر تعارف:

عیسائی بائبل کے دو حصّے ہیں۔

حصّہ اوّل تورات: یعنی پُرانا عہد نامہ (The Old Testament) حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی شریعت۔ اِسے ماننا یہودیوں اور عیسائیوں دونوں پر فرض ہے۔ بُنیادی طور پر تورات میں حضرت مُوسیٰؑ کی لائی ہوئی شریعت کے طور پر پانچ کتابیں شامل ہیں۔

(1) پیدائش (2) خروج (3) احبار (4) گِنتی (5) استثناء۔

حضرت عیسیٰؑ نے خُود کہا ہے کہ مَیں پہلی شریعت تورات کا پابند ہوں اور اُسے پورا کرنے آیا ہوں۔ دیکھو متّی کی انجیل باب5 آیت 17-20۔

دوسرا حصہ انجیل۔ یعنی نیا عہد نامہ (The New Testament) اِسے صِرف عیسائی مانتے ہیں۔ یہودی اِس کو نہیں مانتے۔

(نوٹ۔ یہودی لوگ تورات کی کتاب 2 سلاطین باب2 آیت11 کے مطابق یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کے نبی حضرت ایلیاء (الیاسؑ) زِندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور وہ ملاکی نبی کی کتاب باب4 آیت 5 کی پیشگوئی کے مطابق دوبارہ زِندہ آسمان سے اُتریں گے لیکن جب حضرت عیسیٰؑ آئے تو آپ نے یہودیوں کے اِس عقیدہ کو غلط قرار دیا اور حضرت ایلیاء (الیاسؑ) کو وفات یافتہ قرار دے کر متّی کی انجیل باب 11 آیت 14 میں حضرت یوحنّا (یحیٰیؑ) کو روحانی رنگ میں ایلیاء کی دوسری آمد قرار دیا تو یہودی آپ کے دُشمن ہو گئے اور آج عیسائی بھی حضرت عیسیٰؑ کو بجسد عنصری آسمان پر چڑھا کر اُن کے دوبارہ اُترنے کا انتظار کر کے یہودی قوم کی ایلیاء والی غلطی کو دُہرا رہے ہیں)۔

موجودہ انجیل میں بنیادی طور پر چار کتابیں ہیں۔

(1) متّی کی انجیل (2) مَرقُس کی انجیل (3) لُوقا کی انجیل (4) یوحنّا کی انجیل۔

اِن چار انجیلوں میں تو اِسلام جیسے ایک خُدا کا تصوّر حضرت عیسیٰؑ نے پیش کیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آپ کو خُدا کا ایک نبی ہی ظاہر کیا ہے اور عیسائیت سے پہلے یونانی فلسفہ یا کِسی بھی مُشرکانہ فلسفہ والے خُدا کی نفی کی ہے۔

اِن چار انجیلوں کے بعد عہد نامہ جدید میں پولوس (Saint Paul) کے خطوط درج ہیں جو اُس نے حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے یوروپ (اٹلی) آتے ہوئے اپنے سفر کے دوران یا اٹلی میں آنے کے بعد) اپنے آپ کو حضرت عیسیٰؑ کے شاگرد پطرس کا جانشین ظاہر کر کے مُختلف قبائل کو لِکھے۔ اِن خطوط میں پولوس نے حضرت عیسیٰؑ کی توحید والی (متّی کی انجیل باب 4 آیت10 اور متّی کی انجیل باب 7 آیت51 نیز آیت 20 تا 24) تعلیم کے خِلاف عیسائیت سے پہلے زمانہ کے مُشرکانہ یونانی فلسفہ کی رُو سے توحید کی بجائے تثلیث کی تعلیم پیش کی ہے۔ اِسی کو دجّل کہتے ہیں جس کی پیروی آج پادری حضرات کر رہے ہیں۔

عیسائی تاریخ سے ثابت ہے کہ پولوس حضرت عیسیٰؑ کی زِندگی میں ایک یہودی شخص تھا اور حضرت عیسیٰؑ کی زِندگی میں آپؑ پر ایمان لا کر عیسائیت میں داخل نہ ہوا تھا لیکن حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے بعد اچانک ایک خواب لوگوں کو سُنایا کہ مَیں حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آیا ہوں۔

اِن خطوط میں پولوس نے نئے عیسائی عقیدہ کفّارہ کی بُنیاد رکھی جو حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کے خِلاف ہے۔ اور یونانی فلسفہ کی رو سے ایک خدا کی بجائے بازنطینی (یعنی تثلیث والا محدود اور مجبور) خُدا متعارف کرایا۔ اور عیسائیت کے نام پر عیسائیت کے بر خِلاف ایک نیا مُشرکانہ مذہب دُنیا میں پھیلایا۔

عیسائیت پر تحقیق کرنے والے لوگ جانتے ہیں کہ واقعہ صلیب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ نے اپنے جسمانی بھائی یعقوب (James) (جِن کا ذِکر متی کی انجیل باب 13 آیت 55 میں مِلتا ہے) جو کہ توحید پرست تھے، کو عیسائیوں کے لئے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

یہ چار انجیلیں حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے چار حواریوں نے اپنی یادداشت سے لکھیں۔ اور بائبل پر تحقیق کرنے والے محققین بتاتے ہیں کہ یہ چار اناجیل سن 70 عیسوی کے بعد کے زمانہ میں لکھی گئیں۔ ان چار انجیلوں میں حضرت عیسیٰؑ نے ہمیشہ ایک خُدا کی عبادت کرنے کا لوگوں کو حُکم دیا اور کبھی بھی اپنے آپ کو معبود قرار دے کر اپنی عبادت کا حُکم نہیں دِیا۔

(دیکھو متّی کی انجیل باب 4آیت 10-11 نیز متّی کی انجیل باب 7 آیت 15نیز آیت 20-24)۔

بائبل کے متعلق اب مغربی محقق بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ موجودہ بائبل وہ بائبل نہیں ہے جو حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔ بلکہ موجودہ بائبل بعد میں لکھی گئی اور اس کی کچھ کتب ضائع ہو گئیں۔ اور بعد میں کئی فلسفے بائبل میں داخل ہوئے۔

ایک جرمن مذہبی محقق Mr. Martin Ableitner بائبل کی حیثیت کے بارہ میں لکھتے ہیں:

(نوٹ۔ انٹرنیٹ سے لی گئی یہ تحریر اُس جرمن ویڈیو فِلم کی کمنٹری کا ایک حصّہ ہے جو فِلم مئورخہ 27/مارچ 2005ء کو جرمن ٹیلی ویژن RTL 2 پر کشمیر ہندوستان میں موجود حضرت عیسیٰؑ کی قبر کے متعلّق دکھائی گئی۔ انٹرنیٹ میں اِس تحریر کا عُنوان یُوں تھا:

www.weltderwunder.de

(Die Akte Jesus TV.Thema vom زیرِ عُنوان
27.03.2005 Welt der Wunder RTL ii

جرمن الفاظ یوں ہیں:

Das Quellenproblem

Strittig bleibt allerdingen, ob hinter legendenumrankten der Lebensgeschichte des Religionsstifters mehr steckt als eine von Interessen, Wuenschen und persönlichen Ueberzeugungen modellierte Symbolfigur. Erschwert wird die Diskussion durch eine sehr beschränkte Quellenlage: Das meiste, was wir ueber Lebeb und Wirken Jesu wissen stammt aus den Schriften der vier Evangelisten im Neuen Testament. Auf die Biederum ist aber nur beschraenkt Verlass, ist diese doch ein Produkt ueberzeugter und damit nicht

objektiv urteilender Jesus-Anhaenger. Die Bibel darf daher nicht als historisches Geschichtsbuch angesehen werden, sondern vielmehr als zweckorientiertes Glaubensbuch, welches Zweifek ausraeumen und Glauben saeen sollte. Hinzu kommt, das die Evangelisten Markus, Matthäus, Lukas und Johannes keine Zeitzeugen Jesus waren, die ersten Aufzeichnungen entstanden erst ca. 70 n. Chr. (Martin Ableitner)"

(www.weltderwunder.de TV-Thema vom 27.03.2005 Die Akte Jesus.)

اِس مندرجہ بالا جرمن عبارت کا اُردو ترجمہ یہ ہے:

اصل ماخَذ کا مسئلہ

حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت کے متعلق اب متنازعہ فیہ بات یہ ہے کہ کیا آیا اِن (انجیل لکھنے والے) لوگوں نے حضرت عیسیٰ کے وجود کے متعلق یہ عقیدہ اپنی ذاتی خواہشات یا اپنے مذہبی لگاؤ کی بنا پر جنون کی حدّ تک جا کر کہیں ازخُود تو قائم نہیں کرلیا! یا واقعی یہ ایک حقیقت ہے!

اِس بحث میں آکر مُشکِل وہاں پیدا ہوتی ہے جب یہ پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس اِس عقیدہ کے ماخَذ (بُنیادی ثبوت) بہت کم ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کے وجود کے بارہ میں بحث کے لئے ہمارے پاس معلومات کا سب سے بڑا ماخَذ بائبل یعنی عہد نامہ جدید کی چار انجیلیں ہیں۔ پھر اگر بائبل پر غور سے نظر ڈالی جائے تو بائبل پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بائبل وہی کتاب نہیں ہے جو کہ اُن لوگوں نے لکھی ہے جو غیر جانب دار نہیں تھے۔ بائبل لکھنے والوں کا مسیح پر گہرا ایمان تھا اِس وجہ سے اِس بحث میں بائبل کو تاریخ کی ایک مُستنَد کتاب کی حیثیت حاصل نہیں ہو گی، کیونکہ بائبل کی تحریر کا مقصد ایک مخصوص قِسم کے ایمانی خیالات کو قائم کرنا ہے، بائبل صِرف مذہبی شکوک کو ہی دُور کرتی ہے اور ایک مخصوص عقیدہ کا بیج انسانی ذہن میں بوتی ہے۔ مزید برآں بائبل کی حیثیت اِس وجہ سے بھی قابلِ اعتماد نہیں، کیونکہ عہد نامہ جدید کی چاروں انجیلوں کے لکھنے والے مصنّفین متّی، مَرقس، لُوقا، یوحنّا نے حضرت عیسیٰؑ کی زِندگی کے زمانے کو نہیں پایا۔ بائبل کا عہد نامہ جدید (یعنی چار اناجیل) دُنیا میں پہلی مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کے 70 سال بعد شائع ہوا‘‘

بائبل عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی گُم شُدہ Apocryphal کتابوں کا ذِکر

آج مغربی عیسائی محقق مانتے ہیں کہ انجیل حضرت عیسیٰؑ پر آرامی زبان میں نازل ہوئی تھی پھر آرامی سے عبرانی میں اسکا ترجمہ ہوا۔ پھر عبرانی سے یونانی اور یونانی سے لاطینی اور یورپ کی دوسری زبانوں (مثلاً جرمن زبان) میں انجیل کا ترجمہ ہوا۔ اور انجیل کا اصل پہلا تحریری نسخہ جو پہلی دفعہ دنیا کے سامنے آیا وہ حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے 70 سال بعد کا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے اپنی یادداشت سے لکھا۔ موجودہ چار اناجیل کے علاوہ انجیل کی کچھ اور کتابیں بھی تھیں جو 26 سے لیکر 56 کی تعداد میں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ انجیلیں حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ سے لے کر 400 عیسوی تک عیسائی گرجا میں استعمال ہوتی تھیں لیکن چارسو سال کے بعد ان اناجیل کو بائبل سے نکال دیا گیا ہے۔ ان گمشدہ اناجیل کو لاطینی اور انگریزی زبان میں APOCRYPHAL یا APOCRYPHA اور جرمن زبان میں APOKRYPHEN اور سپینش زبان میں APOCRIFOS کہتے ہیں جو اب ایک جلد کی شکل میں چھپ چکی ہیں اور اس نام سے انٹرنیشنل online انسائیکلوپیڈیا کے ذریعہ www.wikipedia.org پر ان کا تعارف دستیاب ہے۔ اور اب ایک عیسائی فرقہ کی طرف سے ان گمشدہ اناجیل کو جرمن زبان میں سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورچ سے ایک جلد کی صورت میں Manesse Verlag Zürich نامی کمپنی نے شائع کردیا ہے۔ اور انگریزی زبان میں بھی اَب یہ Apocryphal اناجیل Cambridge University Press پریس کی طرف سے شائع شُدہ ہیں اور مارکیٹ سے خریدی جاسکتی ہیں۔

عیسائیت کے کفّارہ کے عقیدہ کی حقیقت اور اُس کی تردید

عیسائی مذہب میں پولوس نے یہ عقیدہ متعارف کرایا کہ حضرت آدم سے ایک گناہ ہوا تھا اور وہ گناہ انسان میں ورثہ کے طور پر چل پڑا اور یہ گناہ بخشنے کے لئے اللہ کی صِفتِ رحم یہ تقاضا کرتی تھی کہ انسان کا گناہ بخشا جائے لیکن خُدا کی صِفتِ انصاف یہ تقاضا کرتی تھی کہ گناہ گار کو سزا مِلے اِن دونوں صفات سے مجبور ہو کر خُدا نے اپنے بیٹے عیسیٰؑ کو دُنیا میں بھیجا اور عیسائیوں کے گناہ بخشنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا کر مار دیا۔

آیئے پولوس کے اِس عقیدہ کا جائزہ لیں۔

جو عقیدہ پولوس نے گناہ اور گناہ کی سزا کا پیش کیا ہے اِس صورت میں نتیجہ تو عیسائیت کے اُلٹ نکلتا ہے کیونکہ گناہ کی سزا بے گناہ یسوع کو مِلی کیونکہ انصاف کا تقاضا تھا کہ گناہ گار اور مُجرم انسان کو اُس کے گناہ کی سزا مِلے اور بیگناہ یسوع کو سزا سے بچایا جائے اور رحم کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے یسوع کو رحم کرتے ہوئے صلیب پر لعنتی موت مرنے سے بچاتا کیونکہ تورات میں لکھا ہے کہ جو صلیب پر لٹکا کر مرا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے`

(استثناء باب 21 آیت 23)

اَب یہ بات واضح ہے کہ کوئی لعنتی شخص نہ نبی ہوسکتا ہے اور نہ خُدا کا پیارا ہوسکتا ہے۔

اور دُنیا کا کوئی عقل مَند قانون بھی اِس اُصول کو نہیں مانتا کہ زید کے گناہ کی سزا بکر کو دے دی جائے یا کِسی شخص کے سَر میں درد ہو تو درد کی دوا مثلاً اسپرین کی گولی کِسی اور شخص کو کھلا دی جائے۔

پس انسان کی غلطی کی معافی کا انحصار انسانوں کے مالِک خُدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل پر ہے اور جو اِنسان بھی سچّے دِل سے خُدا سے معافی مانگے اور خُدا سے دُعا مانگے تو خُدا اُس انسان کی دعا کو سُن کر اُس کی غلطی کو بخشنے پر قادر ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک سب نبیوں نے اپنی اپنی اُمّت کو یہی طریقہ بتایا تھا۔ اور اِسلام نے بھی یہی طریق بتایا ہے۔ اور آدم سے کوئی ایسی غلطی سَرزد نہ ہوئی تھی کہ وہ انسانی خُون میں آگے چل پڑی بلکہ جو غلطی بھی ہوئی تھی وہ استغفار اور آدم کی دُعا کے نتیجہ میں اُس وقت ہی معاف ہو گیا تھا اور اسلامی تعلیم میں حضرت محمد ﷺ کی ایک حدیث کے مطابق ہر بچہ فطرتِ صحیحہ یعنی نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور گناہ گار پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن اگر اِس کے باوجود اگر کوئی عیسائی دوست انسان کے پیدائشی گناہ پر اصرار کریں تو آیئے بائبل سے ہی فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ بائیبل کے عہد نامہ قدیم یعنی تورات میں لکھا ہے کہ جب حوّا اور آدم سے غلطی ہوئی تو بقول بائبل پیدائش کی کتاب باب 3 آیت 16 کے مطابق ’’عورت دردِ زِہ کے ساتھ بچہ جنے گی" اور آیت 19 کے مطابق مَرد "اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا‘‘۔

اَب مُسلمان اور یہودی اور دُوسرے مذاہب کے ماننے والے تو عیسائیوں کے کفّارہ کے عقیدہ کو مانتے نہیں بقول بائبل یہ سزا غیر عیسائیوں کو تو مِل رہی ہے لیکن اَب عیسائی حضرات یہ بتائیں کہ کیا یسوع مسیح کی صلیبی موت اور کفّارہ کے عقیدہ پر ایمان لانے کے بعد عیسائی عورتوں اور عیسائی مَردوں کو یہ سزا مِلنی بند ہو گئی ہے؟

اگر یہاں عیسائیوں کا جواب ’’ہاں‘‘ میں ہو تو یہ جواب حقیقت کے خِلاف ہے اور اگر وہ اِس سوال کا جواب ’’نہ‘‘ میں دیں تو عیسائیوں کا کفّارہ نہیں ہوا اور یہ بازنطینی اور یونانی فلسفہ سب غلط ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور ہندوستان کشمیر سِری نگر میں قبرِ عیسیٰؑ کا ذِکر

انجیل متّی باب 12 آیت 38-40 کی پیشگوئی میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے لئے اِبنِ آدم کا لفظ استعمال کیا ہے نیز اپنی نبوت کی صداقت کا نشان، حضرت یونا (یونس) نبی کے نشان کے مشابہ بیان کیا ہے جِس کا صاف مطلب تھا کہ آپ بھی حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ میں زِندہ داخل ہونے کی طرح واقعہ صلیب کے بعد زمین کے پیٹ (غار) میں زِندہ ہی داخل ہوں گے اور زمین کے پیٹ میں یونس نبی کی طرح بے ہوشی کی حالت میں زِندہ ہی رہیں گے اور زمین کے پیٹ سے یونس نبی کی طرح زِندہ ہی اپنی قوم کی طرف جائیں گے اور حضرت یونس کی قوم کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی قوم بھی آپ کو قبول کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض مغربی عیسائی محققین نے اَب یہ بھی ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر لٹکائے گئے مگر تین سے چھ گھنٹے صلیب پر لٹکے رہنے کے بعد زخمی اور بیہوشی کی حالت میں صلیب سے زندہ اتارے گئے اور صلیب سے زِندہ اُترنے کے بعد یوحنّا کی انجیل باب 20 آیت 1 کے مطابق دو رات اور ایک دِن تک غار میں رہے جہاں آپ کے صلیبی زخموں کا مرہم سے علاج کیا گیا پھر واقعہ صلیب کے بعد آپ نے اپنے اِس ہڈیوں اور گوشت والے جِسم کے ساتھ اپنے حواریوں (صحابہ) سے ملاقات کی اور اپنا صلیبی زخموں والا جِسم اپنے حواریوں کو دکھایا جیسا کہ لُوقا کی انجیل باب 24 آیت 36-43 میں لِکّھا ہے

’’وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ اُن کے بیچ میں آ کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تُمہاری سلامتی ہو۔ مگر اُنہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کِسی رُوح کو دیکھتے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا تُم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کِس واسطے تُمہارے دِل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے چُھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈّی نہیں ہوتی جیسا مُجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے اُن کو یقین نہ آیا اور تعجّب کرتے تھے تو اُس نے اُن سے کہا کیا یہاں تُمہارے پاس کُچھ کھانے کو ہے؟۔ اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اُس نے لے کر اُن کے رُبرُو کھایا۔"

(انجیل لُوقا با 24 آیت 36-43)

واقعہ صلیب سے زِندہ بچنے کے بعد انجیل یوحنّا باب 10 آیت 16 کی پیش گوئی کے مطابق اور اَب جدید مغربی محققین کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے گُم شُدہ یہودی قبائیل کی تلاش میں یروشلم سے مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کی اور بالآخر لمبی عمر پا کر ہندوستان کشمیر سری نگر میں فوت ہوئے۔ اور سری نگر میں (روضہ بل) میں یوز آصف کے نام سے ان کی قبر موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر کے متعلق اب ویڈیو فلمیں بھی تیار ہو چکی ہیں جو BBC نیز ایک امریکن ماہر جغرافیہ دان Dr. Jeff Salz اور ایک جرمن مذہبی علوم کے پروفیسر Gerd Luedemann نے تیار کی ہیں۔ اور جرمنی کے Tv چینل ZDF اور RTL 2 پر سن 2005ء میں دکھائی جا چکی ہیں۔

اِسی طرح "حضرت عیسیٰ کشمیر ہندوستان میں فوت ہوئے "کے موضوع پر ایک جرمن مصنف Mr. Siegfried Obermeir نے کتاب لکھی ہے۔ اِس جرمن کتاب کو سن 1994ء میں جرمنی سے Econ نامی کمپنی نے شائع کِیا ہے.

اور ایک سپینش مصنف Mr. Andreas Faber-Kaiser (1944-1994) نے بھی قبرِ عیسیٰ پر سن 1978ء میں کتاب لکھی ہے۔ جس کا عُنوان ہے ’’حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں ہی زِندگی گزاری اور کشمیر میں ہی فوت ہوئے‘‘۔

اِن کتابوں کے علاوہ جرمنی سے چھپنے والے ایک رسالہ Stern نے سن 1973ء میں اپنے رسالہ کے شمارہ نمبر 16 کی اشاعت میں صفحہ نمبر 80 تا 88 ایک مضمون شائع کیا جِس کا عُنوان تھا "حضرت عیسیٰ نے ہندوستان کشمیر میں وفات پائی"۔

جہاں تک اٹلی کے شہر روم کے پوپ صاحب کی عیسائیت کا تعلق ہے تو یہ حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب کے بعد اور مشرق کی طرف سفر کر جانے کے بعد ان کے ایک یہودی دشمن Saint Paul (پولوس) کے ذریعہ پہنچی جس نے حضرت عیسیٰؑ کے یروشلم سے ہندوستان کی طرف چلے جانے کے بعد اپنے عیسائی ہونے کا اعلان کیا۔ اور مغرب میں عیسائیت کے نام پر پولوسیت کو پھیلایا اور یوروپ میں پرانے یونانی مذہب کی مشرکانہ روایات کو عیسائیت میں شامل کر کے عیسائیت کا نام دِیا۔ توحید پرست عیسائی جو حضرت عیسیٰ کے بھائی یعقوب (James) کو حضرت عیسیٰؑ کا مقرر کردہ خلیفہ مانتے تھے اُنہیں تو روم میں یا ٹرکی کے بازنطینی دور میں توحید پرست عیسائیت کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہ تھی بلکہ اُن توحید پرست (Abionites) عیسائیوں کو توحید پرست ہونے کی وجہ سے غاروں میں چُھپنا پڑا لیکن پولوس کو عیسائیت کے نام پر عیسائیت سے پہلے موجود مُشرکانہ یونانی فلسفہ کی رُو سے تثلیث والا مذہب پھیلانے کی اجازت دی گئی جو مُشرکانہ یونانی فلسفہ عیسائی مذہب کی آمد سے پہلے شِرک کی صورت میں موجود تھا اور حضرت عیسیٰؑ شِرک کو مٹانے کے لئے ہی تو اپنے وقت میں دُنیا میں آئے تھے۔

روم کے پوپ صاحب کا یونانی فلسفہ کی رو سے بازنطینی (BYZANTINE) (مجبور) خدا کا تصور پولوس صاحب کی پھیلائی ہوئی عیسائیت یا پرانی یونانی مشرکانہ روایات کا تصور تو قرار دیا جا سکتا ہے اور پوپ صاحب کو پولوس کا جانشین تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر یونانی فلسفہ کی رو سے بازنطینی (مجبور) خدا کے تصور کو حضرت عیسیٰؑ کی لائی ہوئی توحید پرست عیسائیت کا تصور ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اور خود حضرت عیسیٰؑ نے پوپ صاحب کے اس خیال کو رد کیا ہے دیکھو (متی کی انجیل باب 4۔ آیت 10-11 اور متی کی انجیل باب 7۔ آیت 15 اور 20 تا 24۔ انجیل کے ان دونوں حوالوں میں حضرت عیسیٰؑ نے ایک غیر محدود اور غیر مجبور خدا کا تصور پیش کیا ہے اور یہی مالک اور غیر محدود اور غیر مجبور خدا تعالیٰ کا تصور قرآن شریف نے سورۃ فاتحہ اور قرآن شریف کی دوسری آیات میں کامل طور پر پیش کیا ہے۔

پوپ صاحب کے اس حملہ سے نتیجہ کیا نکلے گا؟

پوپ صاحب نے اپنے خطاب میں جو اسلام پر تلوار کے زور سے پھیلنے کا حملہ کیا ہے اس کا جواب تو قرآن کریم کی سورۃ الحج آیت 191 میں آچکا کہ اسلام کی ابتدائی جنگیں مسلمانوں کے جان و مال کے دفاع اور مذہبی آزادی کے قیام کی خاطر تھیں اور مسلمانوں کو ان دشمنوں سے جوابی حملہ کے طور پر لڑنے کی اجازت دی گئی تھی جو مدینہ پر دشمن کے بار بار حملوں کے نتیجہ میں مجبوراً دفاعی جنگ تھی۔

جہاں تک خدا کے متعلق یونانی فلسفہ کی رو سے بازنطینی (Byzantine) یعنی (محدود اور مجبور) خدا کا بائبل کا فلسفہ پوپ صاحب نے پیش کیا ہے عقل بھی اس مجبور خدا کو نہیں مانتی اور بائبل میں انجیل متی کی کتاب باب 4۔ آیت 11 اور متی باب 7۔ آیت 20 تا 24 اس فلسفہ کو حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ میں رد کرتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے متعلق یونانی فلاسفی کا بازنطینی (Byzantine) یعنی (مجبور) خدا کا فلسفہ پولوس نے پیش کیا۔ یہ فلسفہ حضرت عیسیٰؑ کا فلسفہ نہ تھا۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ نے انجیل متی باب 4 اور باب 7 کے مندرجہ بالا حوالہ جات میں اسلام کے ایک غیر محدود اور غیر مجبور خدا کا تصور ہی پیش کیا ہے اور یہی توحید والے خدا کا تصور تورات میں حضرت موسیٰؑ کی زبانی پیش ہوا ہے جس کے حوالے اوپر دیئے جا چکے ہیں۔

پوپ صاحب کے یونانی فلسفہ والے بازنطینی (Byzantine) یعنی (مجبور) خدا کا تصور پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی صلیبی موت اور کفارہ کے عقیدہ کو ثابت کر سکیں کہ خدا نے رحم اور انصاف سے مجبور ہو کر انسانوں کے گناہ بخشوانے کے لئے اپنے بیٹے مسیح کو صلیب پر لٹکایا اور قربانی کے ذریعہ انسانوں کے گناہ بخشوائے۔ لیکن ایسا فلسفہ پیش کرنے اور مجبور خدا کا تصور پیش کرنے سے عیسائی لوگوں کا دہریت کی طرف رجحان بڑھے گا اور لوگ کمزور اور مجبور خدا کو چھوڑ کر مذہب سے دوری اختیار کریں گے اور ہندوستان کشمیر میں قبر عیسیٰؑ کے ثابت ہو جانے کے بعد اس بازنطینی خدا کی بھی گنجائش نہیں رہتی۔ یسوع مسیح جو اپنی ماں مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور صلیب پر کھینچا گیا اور واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان میں کشمیر میں جا کر طبعی موت سے فوت ہوا، کیا یہ خدا ہو سکتا ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی بہن بھائیوں کا ذِکر انجیل میں ہے۔ کیا خُدا کے بھی بہن بھائی ہوا کرتے ہیں؟ نیز انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے آپ کو صِرف ایک نبی ہی سمجھتے تھے۔

عیسائیت کی تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش مریم کنواری سے ہوئی تھی لیکن اِس پیدائش کے بعد حضرت مریم کی شادی یوسف نجّار سے ہوئی تھی اور مریم سے اور بچے بھی پیدا ہوئے تھے جو ماں کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کے جسمانی بھائی تھے: لکھا ہے:

یسوع...... اپنے وطن میں آکر اُن کے عبادت خانہ میں اُن کو ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہو کر کہنے لگے اِس میں یہ حِکمت اور مُعجزے کہاں سے آئے؟ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اس کی ماں کا نام مَریم اور اس کے بھائی یعقوب اور یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں؟ اور کیا اس کی بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر یہ سب کُچھ اِس میں کہاں سے آیا؟ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اور کہیں بے عزّت نہیں ہوتا"۔

(متّی کی انجیل باب 13 آیت 54-58)

اور عقل بھی سوال اُٹھاتی ہے کہ تثلیث والے تین خُداؤں کی کیا حیثیت کیا ہے؟

کیا عیسائیوں کے یہ تینوں خُدا اپنی ذات میں کامل خُدا تھے؟ اگر کامل تھے تو پہلا خُدا ہی کافی تھا جو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے ہی اِس کائنات کے نظام کو پیدا کر کے اُسے خُود اکیلا ہی چلا رہا تھا اور اگر یہ تینوں خُدا اپنی اپنی ذات میں ناقص تھے تو کوئی ناقص ہستی خُدا ہو نہیں سکتی، کیونکہ ناقص کو خُدا ماننے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔

اب مغربی عیسائی سائنس دان کشمیر میں قبر عیسیٰؑ کی ویڈیو فلم پیش کر کے کفارہ کے اس عقیدہ کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔

اسلام میں مالِک اور واحد خُدا کا تصوّر

قُرآن کریم کی پہلی سورت الفاتحہ میں ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فرما کر ایک مالِک اور کامِل خُدا کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ جس کی صفات کا قرآن کریم میں سورۃ الاخلاص میں ذکر آیا ہے۔ یہی اسلام کا غیر محدود اور غیر مجبور خدا ہے جو انسانوں کی دعاؤں کو سن کر رحمٰن اور رحیم اور مالک ہونے کی وجہ سے انسانوں کے گناہ بغیر کسی انسان کی قربانی لئے بخشنے پر قادر ہے۔ اور وہ خُدا کسی طرح سے مجبور اور کمزور خُدا نہیں ہے اور وہ انسان کی مدد کر سکتا ہے۔ اور پردۂ غیب سے انسان کی دُعا قبول کر کے انسان کے لئے اپنی ہستی کا ثبوت مہیّا کرتا ہے اور انسان اپنی رُوحانی آنکھ سے خُدا کی صفات پر غور کر کے خُدا کو دیکھ سکتا ہے۔ پس یہی توحید والا رحمٰن اور رحیم اور دنیا کو پالنے والا رب العالمین اور مالک خدا ہی قابلِ یقین خدا ہے۔

❁❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

بقیہ: انٹرنیٹ پر احمدیہ مسلم جماعت کی مرکزی ویب سائٹ از صفحہ نمبر 9

جلسہ سالانہ

2003ء میں یہ حصہ ویب سائٹ میں ڈالا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر، نظمیں، تصاویر اس حصہ کو خوبصورت بناتی ہیں۔ 2003ء میں برطانیہ، جرمنی اور قادیان کے جلسہ کی کارروائیاں شامل کی گئیں۔ 2005ء تک 14 ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ شامل کئے گئے۔ ان جلسوں کے موقع پر خصوصی انتظام کے تحت تصاویر کے ذریعہ جلسہ کی کاروائی کی جھلک پیش کی جاتی ہے۔ تقاریر کو اسی دن ریکارڈ کر کے محفوظ کرنے اور بعد میں سننے کی سہولت بھی موجود ہے۔ یہ حصہ ہماری جماعت کے اہم اور تاریخی واقعات کو ریکارڈ کر کے آئندہ نسل کے لئے محفوظ کرنے کا بہت شاندار کام کر رہا ہے۔

آن لائن سٹور

الاسلام سٹور 2001ء سے کتب، CDs، اور DVDs دنیا بھر میں بھیج رہا ہے۔ اس کی بہترین خدمت کی وجہ سے 'Yahoo' نے پہلے ہی سال اس کو اعلیٰ اعزاز بھی دیا۔ آپ دنیا میں کہیں بھی موجود ہوں، گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعے جماعتی کتب خرید سکتے ہیں اور یہ کتب ڈاک کے ذریعے آپ کے گھر پہنچ جاتی ہیں۔

احمدیوں پر ظلم وستم کی خبریں

اس موضوع پر ایک الگ ویب سائٹ (www.ThePersecution.org) بڑی محنت سے ترتیب دیا گیا ہے جس میں پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں جماعت کے خلاف چھپنے والی خبریں، احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم کا ریکارڈ، تصاویر اور اخباری تراشے شامل ہیں۔ اس ویب سائٹ میں خاص طور پر 2001ء سے اب تک کا قریباً تمام ریکارڈ موجود ہے۔ اہم قانونی اور حکومتی دستاویزات اور حقوقِ انسانی کی تنظیموں کی رپورٹس بھی اس ویب سائٹ میں رکھی گئی ہیں۔

سرچ انجن

اتنی بڑی ویب سائٹ پر اپنے لئے کسی بھی چیز کو ڈھونڈنا آسان کام نہیں۔ لہذا کسی بھی موضوع پر مواد تلاش کرنے کے لئے 'سرچ انجن' کے ذریعے اس کام کو سرانجام دیا جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے مطلوبہ موضوع کو تلاش کرنے والے خانے میں لکھیں تو آپ کا مطلوبہ موضوع یا اس سے ملتا جلتا موضوع آپ کی سکرین پر کھل جائے گا۔

الاسلام کے زیر نگرانی چلنے والی مزید ویب سائٹس

انٹرنیٹ پر عالمگیر جماعت احمدیہ کی نمائندگی alislam.org کرتی ہے۔ اسکے علاوہ بھی چند ممالک کی ویب سائٹ اور دیگر موضوعات پر ویب سائٹ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ممالک کی ویب سائٹ

کینیڈا www.ahmadiyya.ca

جرمنی www.ahmadiyya.de

انڈونیشیا www.ahmadiyya.or.id

ماریشس www.theislam.org/mauritius/

ہالینڈ www.ahmadiyya-islam.nl

سویڈن www.ahmadiyya.se

سوئٹزرلینڈ www.ahmadiyya.ch

برطانیہ www.ahmadiyya.org.uk

ریاستہائے متحدہ امریکہ www.ahmadiyya.us

دیگر موضوعات پر ویب سائٹ کی بڑھتی ہوئی فہرست

جلسہ سالانہ www.jalsasalana.org

انگریزی سوال وجواب www.askislam.org

جماعتِ احمدیہ کے خلاف معاندانہ خبریں۔

www.thepersecution.org

ایم۔ ٹی۔ اے انٹرنیشنل www.mta.tv

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

www.fazleumarfoundation.org

طاہر فاؤنڈیشن www.tahirfoundation.org

رضا کاروں کی ٹیم

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام کاموں کو چلانے کے لئے ایک مرکزی ٹیم خدمت کی توفیق پا رہی ہے جن میں پیر حبیب الرحمٰن صاحب (امریکہ)، مرید نذیر صاحب (امریکہ)، منصور ملک صاحب (امریکہ)، سلمان ساجد صاحب (امریکہ)، نوید الاسلام صاحب (کینیڈا) اور خاکسار مسعود ناصر (کینیڈا) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر سے بہت سے رضا کار خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں تمام رضا کاروں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رحمتِ خدا

خدا تعالیٰ کی یہ ایک بہت بڑی رحمت ہے کہ اس دور میں جماعتِ احمدیہ اسلام کو دنیا کے ہر کنارے تک پہنچانے کے لئے جدید ترین فنی آلات کو بھرپور طریقے سے استعمال کر رہی ہے۔ جو کہ قرآنِ کریم میں موجود ایک بہت بڑی پیش گوئی کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر ۱۱) اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔

دنیا کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ جدید ترین تکنیک بصورتِ سیٹیلائٹ استعمال کر رہا ہے جبکہ الاسلام بھی حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے دوسرے اکابرین کی کتابیں اور مضامین انٹرنیٹ کے ذریعہ پوری دنیا تک پہنچاتا ہے۔ کوئی بھی شخص ان تمام چیزوں کو اپنے گھر میں بیٹھے آسانی سے حاصل کر کے ان کو پڑھ اور سن سکتا ہے۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام چیزوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا بنائے اور ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کر سکیں۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

امریکہ کا اگلا ہدف

(زبیر خلیل خان ۔ جرمنی)

ہفت روز ٹائمز کی ایک حالیہ اشاعت کے مطابق امریکی بحریہ کو پیغام دیا گیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں "Deployment" کے لئے تیاری مکمل کریں ۔ بحریہ کے جس فلیٹ (Fleet) کو یہ حکم ملا ہے اس فلیٹ میں سب میرین، کروزر جہاز، بارودی سرنگیں تلاش کرنے والے جہاز اور بارودی سرنگیں صاف کرنے والے جہاز شامل ہیں۔ امریکی بحریہ کے چیف نیول آپریشن کمانڈر نے حال ہی میں پرشین گلف (Persian Gulf) میں تیل برآمد کرنے والی دو ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی کے بارہ میں بھی باریکی سے منصوبہ بندی کی ہے۔ پہلی منصوبہ بندی کے نتائج اتنے حوصلہ افزا نہ نکل سکے چنانچہ اب دوبارہ غور وخوض جاری ہے۔

فوجی معاملات کا ادراک رکھنے والے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ Persian Gulf میں آبنائے ہرمز کا 20 کلومیٹر چوڑائی والا حصہ دنیا کا حساس ترین اور اہم ترین علاقہ ہے جہاں سے دنیا کی ضرورت کا 40 فیصد تیل روزانہ بحری جہازوں کے ذریعہ ٹرانسپورٹ کیا جاتا ہے۔ اور اسی علاقہ کی ناکہ بندی کے بارہ میں امریکی منصوبہ ساز غور وخوض کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ایران کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ بارودی سرنگیں صاف کرنے والے جہازوں کی تعیناتی کا منصوبہ بھی بڑے زور شور سے زیر غور ہے۔

پچھلے دس سالوں کے دوران ایران نے بعض ایسے اقدامات کئے ہیں جس کی وجہ سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ وہ ایٹم بم بنانے کی اہلیت حاصل کر رہا ہے۔ گو ایرانی رہنماؤں نے اپنے کسی بھی بیان سے یہ عندیہ نہیں دیا اور ہمیشہ یہی کہا ہے کہ ایران ایٹمی توانائی پرامن مقاصد کے لئے حاصل کر رہا ہے۔ بعض ایرانی رہنماؤں کے ذہنوں پر ان کا شاندار ماضی گھومتا ہے اور اسی لئے وہ مستقبل میں اس علاقہ میں ایران کو انتہائی اہم کردار کے حامل ملک کے طور پر ترقی دینا چاہتے ہیں ۔ ایٹمی قوت کا ہونا اس کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ ایران کے عوام اور ایرانی افواج بھی اپنے لیڈروں کے شابہ بشانہ چل رہی ہیں۔ اب جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے تو اگر تو معاملہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری تک محدود ہوتا تو شاید امریکی اتنی فکر نہ کرتے لیکن امریکی تجزیہ نگاروں کے مطابق 1979ء سے لے کر اب تک ایران کی طرف سے تشدّد اور دہشت گردی کے بہت سارے واقعات کرائے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حال ہی میں اسرائیل کے ساتھ لبنان کی جنگ بھی حزب اللہ کی وساطت سے ایران نے ہی شروع کرائی۔ اور پھر جس طریق سے حزب اللہ کے ذریعہ اسرائیل کو نقصان پہنچایا گیا ہے اس سارے قضیے نے امریکہ کے اوسان خطا کر دیئے ہیں۔ اس جنگ کے ذریعہ امریکہ کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر ایران چاہے تو امریکہ کے لئے پریشان کن صورت حال پیدا کر سکتا ہے اور پھر ایسی صورتحال پیدا کر کے دکھلائی گئی۔ دراصل اس جنگ کے بعد سے ہی امریکی منصوبہ ساز اس ایرانی مخمصہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مختلف آپشنز (Options) پر غور کر رہے ہیں۔ ان مختلف آپشنز میں ایک آپشن ایران کے ساتھ جنگ بھی ہے۔ موجودہ امریکی صدر کا خیال ہے کہ اگر ایک دفعہ ایران نے ایٹمی ہتھیار تیار کر لئے تو پھر اسرائیل کا وجود سخت خطرہ میں پڑ جائے گا۔ لہٰذا موجودہ امریکی صدر کے مطابق فوری طور پر ایسے اقدامات کرنے ضروری ہیں کہ ایران ایٹمی ہتھیار تیار نہ کر سکے ۔ امریکی خفیہ ادارے کے سربراہ John Nerolonte کے مطابق ایران کو ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کے لئے کم ازکم پانچ برس درکار ہوں گے۔ لیکن بعض دیگر ماہرین کے مطابق جس رفتار سے ایران اس سمت میں کام کر رہا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ ایک سال کے اندر اندر ایٹمی ہتھیار تیار کر لے۔

امریکی منصوبہ سازوں کے مطابق زمینی جنگ کا آپشن زیر غور نہیں ہے کیونکہ پہلے ہی بہت زیادہ امریکی افواج دیگر ممالک میں برسر پیکار ہیں ۔ مزید برآں اس وقت امریکہ کا مقصد ایران کو ایٹمی ہتھیار بنانے سے روکنا ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے جنگ صرف فضا سے بھی لڑی جاسکتی ہے اور ایران کی ایٹمی تنصیبات کو فضائی حملوں کے ذریعہ تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے۔

امریکی خفیہ ادارہ کی رپورٹوں کے مطابق ایران میں اب تک 18 سے لے کر 30 تک ایٹمی تنصیبات ہیں جو کہ پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں ۔ بعض کھلی جگہوں پر ہیں ۔ بعض عام فیکٹریوں کے بہروپ میں کام کر رہی ہیں اور بعض تنصیبات زیر زمین ہیں۔ امریکی محکمہ دفاع کے مطابق اگر ان تنصیبات پر حملہ کرنا مقصود ہو تو کم ازکم 1500 اہداف بنتے ہیں ۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے امریکہ کو ہر قسم کے بمباری کرنے والے جہاز، فائٹر جہاز، بنکرز تباہ کرنے والے میزائل، فیول لانے والے جہاز اور زخمیوں کو تلاش کرنے والے ہیلی کاپٹرز وغیرہ درکار ہوں گے ۔ اسی طرح سیٹلائٹ کے ذریعہ بھی میزائل داغنے پڑیں گے تا کہ زیر زمین تنصیبات کو بھی تباہ کیا جاسکے ۔ اور بعض تنصیبات پر بار بار حملے کرنے پڑیں گے ۔ چونکہ بعض تنصیبات آبادی والے علاقہ میں ہیں لہٰذا حملہ کے نتیجہ میں سویلین کی بڑی تعداد بھی ہلاک ہوگی۔ امریکی تجزیہ نگاروں کے مطابق فضا کی جنگ کے نتیجہ میں درج ذیل صورتحال سامنے آسکتی ہے۔

- ...... ایرانی ایٹمی کارکردگی کئی سال پیچھے دھکیلی جاسکتی ہے۔
- ...... تنصیبات کی تباہی کے نتیجہ میں موجودہ حکومت زوال پذیر ہوسکتی ہے۔
- ...... اسرائیل کے خلاف پوری شدت سے حملہ کیا جاسکتا ہے۔

سب کو علم ہے کہ ایران کے پاس دور تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں۔

- ...... فضائی حملوں کے نتیجہ میں ہمسایہ ممالک میں موجود امریکی افواج کے خلاف کارروائیوں میں شدت آسکتی ہے۔
- ...... ایران آبنائے ہرمز کے علاقہ میں بارودی سرنگیں بچھا سکتا ہے اور دنیا کو تیل کی سپلائی میں رخنہ ڈال سکتا ہے۔ 1987ء میں ایران کی طرف سے اس قسم کے رخنہ کا امریکہ اور دوسری دنیا کو علم ہے۔
- ...... ایران ہمسایہ ممالک عراق اور سعودی عرب کے تیل کے کنوؤں اور پائپ لائنوں کو بھی تباہ کرسکتا ہے اور دنیا میں تیل کا عالمی بحران پیدا کرسکتا ہے۔

امریکی جنرل آبی زید جو کہ اس وقت سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر ہیں ان کے مطابق ایران ایک بہت بڑا ملک ہے جس کے پاس تیل بھی ہے، میزائل بھی ہیں اور وہ جوابی کارروائی کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے ایران جیسے ملک پر حملہ بڑے سوچ بچار کے بعد کرنا چاہئے۔

دراصل موجودہ صورتحال امریکہ کے لئے بہت ہی پیچیدہ ہوگئی ہے۔ اس لئے دیگر ممالک کے تعاون سے سیاسی اور سفارتی حل تلاش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ بھی بہت تگ ودو کر رہی ہیں کہ کوئی موزوں سفارتی حل نکل آئے۔ تاہم دوسری طرف وقت تیز رفتاری سے گزر رہا ہے اور ہر مسئلے کا حل فوجی طاقت کے ذریعہ چاہنے والے فضائی حملہ کر دینے پر زور دے رہے ہیں ۔ اب امریکی طاقت کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ سفارتی یا سیاسی کروٹ لیتا ہے یا فوجی طاقت کے استعمال کی کروٹ لیتا ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا ۔ امریکی نائب صدر اور وزیر دفاع تو ایران کو امریکہ کا اگلا شکار قرار دے رہے ہیں۔

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں ہفت روزہ ٹائمز کی اشاعت 11 اور 18 ستمبر 2006ء سے مدد لی گئی ہے۔)

{عالم اسلام اس وقت جن مخدوش اور پُر خطر حالات سے گزر رہا ہے اس کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو بار بار دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مسیح پاک علیہ السلام کے خلیفۂ برحق اور آپ کی جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے دنیا میں حقیقی امن اور انصاف کے قیام کے سامان فرمائے ۔ (مدیر)}

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

حلال اور طیب کھاؤ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ فرماتے ہیں:

''سوائے معدودے چند اشیاء کے باقی تمام چیزیں حلال ہیں۔ گویا حلال کا دائرہ بہت وسیع ہے ۔ مگر قرآنی تحریص یہی ہے کہ مومن نہ صرف حلال بلکہ حلال میں سے بھی طیب اشیاء کھایا کریں۔ یعنی ایسی پاکیزہ چیزیں جن سے گھن نہ آئے۔ اکثر لوگ ان کو کھاتے ہوں۔ شرفا میں ان کا رواج ہو۔ انبیاء کی پاک جماعت کی پسندیدہ ہوں۔ بیماری نہ پیدا کرتی ہوں ۔ اخلاق پر بُرا اثر نہ ڈالتی ہوں۔ مزے میں دل پسند ہوں ۔ بُو نہ ہو۔ غفلت اور خمار یا نشہ پیدا کرنے والی نہ ہوں۔ اپنے مزاج کے موافق ہوں۔

﴿کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا﴾ (البقرۃ: 169)

ترجمہ: جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے (اُسے) کھاؤ۔

یعنی حلال بھی ہو اور طیب بھی ۔ مثلاً دُنبہ کی چربی طیب ہے۔ لیکن اگر دُنبہ غیر اللہ کے نام کا ہو تو بوجہ اس کے حرام ہونے کے وہ طیب چیز بھی ناجائز ہو جائے گی۔ بیمار کے لئے اگر آم مضر صحت ہے تو گو حلال ہے مگر طیب نہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو تہجد کی عادت ہے لیکن جس رات وہ پراٹھا کھا کر سوتا ہے اس دن تہجد غفلت اور نیند کی وجہ سے ناغہ ہو جاتی ہے تو اس کے لئے پراٹھا غیر طیب ہے۔ بعض نوجوان طلباء کے لئے ممکن ہے کہ مسلسل گوشت کھانا غیر طیب ہو کیونکہ وہ ان کے بعض قویٰ کو نامناسب اور ناجائز طور پر تحریک دے کر دماغ کو پراگندہ کر دیتا ہے ۔ مَیں نے ایک دوست کو دیکھا کہ جب وہ تیز مرچوں والا سالن کھاتے تو ایک دو لقموں کے بعد ہی ان کے گھنٹوں تک سخت ہچکی لگی رہتی ۔ اس طرح بعض ملکوں، قوموں اور افراد کا طیّب الگ الگ بھی ہوتا ہے۔ سخت سرد ملکوں میں گوشت انڈے مچھلی کی کثرت مفید ہے۔ گرم ملکوں میں نہیں۔ ہندوستان میں لسّی پسندیدہ ہے، آئس لینڈ کے باشندوں کے لئے مصیبت ۔ اسی طرح بعض صوفی کھیر، سالن اور کھچڑی ملا کر بلکہ اسے باسی کر کے اور سڑا کر یا اس میں راکھ کی چٹکی ڈال کر کھاتے ہیں کہ ہم نفس کو مارتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایسا کھانا طیّب ہی نہیں رہتا۔

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ جلد دوم صفحہ 844-845)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 131)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ''خدیجہ''

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' کا ۲۰۰۵ء کا شمارہ بڑے سائز کے A5 سائز کے قریباً ڈیڑھ سوصفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا بیشتر حصہ خلفاء سلسلہ کے بیان فرمودہ نصیحت آموز ارشادات پر مبنی ہے جن میں عورتوں کی مخصوص کمزوریوں کے دُور کرنے اور اُن میں اخلاقی ترقی اور تربیتی امور کے حوالہ سے نہایت پُراثر انداز میں توجہ دلائی گئی ہے۔

علم طب اور حضرت مسیح موعودؑ

لجنہ اماءاللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' ۲۰۰۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے طبّ سے متعلق بعض ارشادات کو پیش کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

☆ انگور میں ترشی ہوتی ہے مگر یہ ترشی نزلہ کے لئے مضر نہیں ہوتی۔

☆ گوشت زیادہ نہیں کھانا چاہئے۔ جو شخص چالیس دن لگاتار کثرت کے ساتھ صرف گوشت ہی کھاتا رہتا ہے اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ دال، سبزی، ترکاری کے ساتھ بدل بدل کر گوشت کھانا چاہئے۔

☆ مصالحہ، مرچیں اور لونگ اور لہسن وغیرہ نہیں کھانا چاہئے، یہ آنکھوں کے لئے بھی مضر ہیں۔

☆ چلنا پھرنا یہاں تک کہ پسینہ آجائے بہت مفید ہوتا ہے۔ اس سے موادردّیہ خارج ہوجاتے ہیں۔ ٹہلنا دبانے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔

☆ سر کے پیچھے درد کی وجہ بدہضمی اور اگلے حصہ میں سردرد ہوتو وجہ نزلہ زکام ہوتی ہے۔

☆ آم گردہ کے لئے مفید ہے اور مقوی گردہ ہے۔

☆ سرسوں کا ساگ کھانا بہت مفید ہے اور یہ انسان کے لئے ایسا ہے جیسا کہ ماں کا دودھ پی لیا۔

☆ نزلہ وزکام کا علاج ہے **قلّة الطعام و کثرة الکلام**۔

☆ بے شک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلاء ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خداتعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو، تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

☆ جس مرض کو طبیب لاعلاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے علاج سے آگاہ نہیں۔ خداتعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔ بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر دوقسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بیجا پہنچایا ہو، اس کو راضی کرنا چاہئے۔ خداتعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرنا چاہئے یعنی سچے دل سے اقرار ہونا چاہئے کہ مَیں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا۔

☆ سونف دماغ اور نظر کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ ایک دفعہ جب ریاضت کرتے کرتے خشک روٹی کے چوتھے حصہ پر پہنچ گیا حتّی کہ چھ ماہ یہی عمل رہا۔ مَیں اس وقت شہد کا شربت پیا کرتا تھا اور شربت پینے سے میرے کُل اعضاء کو بہت تقویت پہنچتی تھی۔

گلدستۂ درویشان کے پھول

ہفت روزہ ''بدر'' ۱۲؍جولائی ۲۰۰۵ء میں مکرم حکیم بدرالدین عامل بھٹہ صاحب نے بعض مرحوم درویشان کا ذکر خیر کیا ہے۔

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل

آپ مکرم احمد دین صاحب آف بڈھا گورایا ضلع سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ سب سے پہلے آپ کے بڑے بھائی محمد شریف صاحب کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی اور اُن سے ہی یہ نعمت آپ تک پہنچی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بھائی تو مخالفت سے گھبرا کر مرتد ہوگئے لیکن آپ استقامت سے ایمان پر قائم رہے۔ کچھ عرصہ تو والدین اور دیگر لوگ آپ کو سمجھاتے رہے پھر تشدد بھی شروع ہوگیا، بیوی چھین کر گھر سے نکال دیا گیا چنانچہ آپ قادیان آگئے اور دیہاتی معلّمین کی تیسری کلاس میں شامل ہوگئے۔ یہ کلاس ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ تقسیم ہند کا عمل ہوگیا اور اس کلاس کے اکثر طلبہ خدمت خلق اور حفاظت مرکز کی ڈیوٹیوں پر مامور ہوگئے۔ حالات جب کچھ بہتر ہوئے تو ۱۹۴۹ء میں اُن کی پڑھائی دوبارہ شروع ہوئی اور جنوری ۱۹۵۰ء میں یہ کلاس فارغ ہوکر میدان عمل میں بھیج دی گئی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب کو بہار (یوپی) اور حیدرآباد دکن کے علاوہ بھی کئی مقامات پر خدمت کا موقع ملتا رہا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ کی شادی ہوگئی جس کے بعد آپ نے اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کرلیا اور اس طرح مرکزی مبلغین میں شمار ہونے لگے۔ ریٹائرمنٹ سے کچھ عرصہ قبل میدان عمل سے واپس بلاکر مدرسہ احمدیہ میں تدریس سے وابستہ کردیئے گئے نیز اخبار ''بدر'' کے مدیر کے طور پر بھی خدمت کی سعادت پائی۔ خدمت کا سلسلہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی جاری رہا۔ مجلس انصاراللہ میں زعیم اعلیٰ بھی رہے۔ ۱۳؍مئی ۱۹۹۲ء کو قادیان میں وفات پائی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے۔

مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب گجراتی

آپ مکرم علم دین صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات کے بیٹے تھے۔ اَن پڑھ تھے۔ دوسری عالمگیر جنگ میں بطور دھوبی فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ جنگ کے بعد جب حفاظت مرکز کے لئے تحریک ہوئی تو قادیان آگئے۔ کچھ سال ڈیوٹیاں دینے کے بعد جب درویشان کو اپنا بوجھ خود اٹھانے کی تحریک ہوئی تو آپ نے قادیان میں لانڈری کھول لی لیکن حالات اچھے نہیں رہے۔ چنانچہ آپ اجازت سے پٹیالہ چلے گئے اور قریباً دس سال وہاں لانڈری کا کام کامیابی سے کیا۔ ۱۹۷۲ء میں واپس آگئے اور قادیان میں دوبارہ یہی کام شروع کیا جو اچھا چلتا رہا۔ اسی دوران شادی بھی کرلی لیکن کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بعد میں کمزوری کی وجہ سے لانڈری کا کام چھوڑ کر صرف استری کرنے کا کام کرتے رہے۔ ۲۱؍جنوری ۱۹۹۳ء کو قادیان میں وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب

آپ مکرم نبی بخش صاحب آف قادیان کے بیٹے تھے۔ نہایت سادہ اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک تھے۔ قادیان سے ہجرت سے قبل ہی آپ لنگرخانہ میں آٹا گوندھنے کی ملازمت میں تھے۔ بعد میں بھی ریٹائرمنٹ تک بطور نائب نانبائی خدمت جاری رکھی۔ آپ کی شادی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائی۔ گیس کے تنوروں پر کام کرنے کے نتیجہ میں آپ کو دمہ کا عارضہ ہوگیا۔ ۲؍جنوری ۱۹۹۴ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20؍جولائی 2005ء میں مکرمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ اپنی والدہ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ محمد حسن صاحب مرحوم کا ذکرخیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کے گھر میں پیدا ہوئیں۔

میرے والد کا تعلق لدھیانہ سے تھا۔ میرے دادا اور تایا تو احمدی تھے مگر والد نے ابھی بیعت نہیں کی تھی اور وہ احرار کے پرجوش مہرے تھے۔ اِن کی والدہ بچپن میں وفات پاچکی تھیں، کوئی روکنے والا بھی نہیں تھا اور ڈرتے بھی کسی سے نہیں تھے۔ وہ بتایا کرتے تھے کہ ایک بار جب مَیں جیل سے واپس آیا تو ایک بزرگ نے مجھے سمجھایا اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت سے متعلق اپنی ایک خواب بھی سنائی۔ چنانچہ مَیں اگلے جلسہ سالانہ پر اپنے تایازاد بھائی کے ساتھ قادیان چلا گیا۔ وہاں کی دنیا اور میری دنیا میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ دل نے گواہی دی یہی سچ ہے چنانچہ حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ والد صاحب احمدی ہوئے تو رشتہ کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ چچا کی بیٹی سے منگنی ہوچکی تھی لیکن احمدی لڑکا اُن کو پسند نہیں تھا۔ انہوں نے بہت زور لگایا کہ جب تک نکاح نہیں ہوتا کہہ دو کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ شادی کے بعد جو مرضی ہو کرنا۔ لیکن آپ نے کہہ دیا کہ دین کا معاملہ ہے۔ آپ اپنی بیٹی کی شادی کہیں اَور کرلیں۔ اس کے بعد آپ کا رشتہ ہماری والدہ سے طے پایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نکاح کا اعلان فرمایا۔

میرے والد کا خاندان نہ صرف احمدی نہیں تھا بلکہ تعلیم سے بھی نابلد تھا۔ جبکہ والدہ پرائمری پاس تھیں اور صحابی کی بیٹی اور مربیان کی بہن تھیں۔ اِن کا حسن سلوک دیکھ کر سب اِن کی تعریف کرتے تھے۔ پہلے گھر میں احمدیت کی مخالفت ہوتی تھی جو اِن کی خدمت اور قربانی کے جذبہ کو دیکھ کر آہستہ آہستہ ختم گئی۔ بلکہ سب نے قادیان کی زیارت بھی کرلی۔

والدہ بہت بہادر اور زیرک تھیں۔ تقسیم ہند کے وقت جب فسادات شروع ہوئے تو میرے والد صاحب کسی دوسرے شہر میں تھے اور گھر میں امّی کے ساتھ ہم چار بہنیں ہی تھیں۔ امی ہمیں سلاکر خود سر پر پگڑی پہنے ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا لئے، پوری رات چھت پر ہماری نگرانی کرتے گزار دیتی تھیں۔

پاکستان بن گیا تو کچھ عرصہ بعد ہم فیصل آباد آگئے۔ انہی دنوں فرقان فورس کے لئے میرے والد صاحب کا نام تجویز ہوا تو انہیں صرف اس لئے حجاب تھا کہ بچیاں چھوٹی تھیں اور میری والدہ بھی امید سے تھیں۔ لیکن میری والدہ نے انہیں کہا کہ وہ ضرور جائیں اور میری فکر نہ کریں۔ دنیا میں بے شمار ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو جنگلوں میں بچوں کو جنم دیتی ہیں، آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ چنانچہ والد صاحب چلے گئے اور اُن کے بعد اللہ تعالیٰ نے بھائی (محمد اسلم خالد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) عطا فرمایا۔

تین مہینے بعد والد صاحب واپس آئے تو بہت مالی مشکلات تھیں چنانچہ وہ اپنے بھائیوں کے پاس مشرقی افریقہ چلے گئے۔ پھر ہم سب ربوہ آگئے جو اُس وقت بیابان جگہ تھی۔ کچے مکان میں رہائش تھی جس کی چھت ہر بارش کے بعد ٹپکنے لگتی۔ کچھ عرصہ بعد والد نے پیسے بھجوائے تو میری والدہ نے دارالبرکات میں زمین خریدی اور بہت مشقّت برداشت کرکے وہاں ایک مکان بنالیا۔ لیکن پانی وہاں بیحد نمکین تھا چنانچہ روزانہ رات کو اپنی امّی کے ساتھ ہم محلّہ دارالرحمت سے پانی کے مٹکے سروں پر اٹھا کر لاتے۔ امی کے ہاتھ میں کتوں کو ڈرانے کیلئے ایک موٹا ڈنڈا بھی ہوتا۔ رات کو بھی چوروں سے ڈر لگا رہتا۔ امّی رات کو گھر میں پہرہ دیتیں، ان دنوں سانپ اور بچھو وغیرہ بہت نکلتے تھے۔ بچھو تو معمولی بات تھی، سانپ کو بھی بے دھڑک ماردیتیں۔

آپ بہت ہمدرد تھیں۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ رمضان میں ہمیشہ دو لوگوں کو روزے رکھواتیں۔ سحری کے بعد نماز فجر کے لئے ہمیں مسجد مبارک لے کر جاتیں اور وہاں سے بہشتی مقبرہ دعا کرکے واپس گھر آتے۔ پھر ظہر کے بعد مسجد مبارک میں درس کے لئے جاتے اور افطاری شام کو گھر سے کرکے پھر تراویح بھی مسجد مبارک میں ادا کی جاتیں۔

قرآن مجید کی عاشق تھیں۔ بے شمار بچوں کو قرآن پڑھنا سکھایا۔ بلکہ اپنے شوہر کو بھی قرآن کریم آپ ہی نے پڑھایا۔ بیمار کی عیادت فرض سمجھتیں تھیں۔ کبھی کسی کو قرض دیا تو اس سے تقاضا نہیں کیا۔ ہر ایک کی مدد کرنے پر ہمیشہ آمادہ نظر آتیں۔ اباجان 1970ء میں لندن آگئے تو امی 1974ء میں یہاں آگئیں۔

دینی کاموں میں امی نے ہمیشہ حصہ لیا۔ وصیت 1/3 کی تھی۔ پردہ کی اتنی پابند تھیں کہ آخری دم تک برقعہ ہی پہنا۔ طبیعت کی سادہ، ہر قسم کے تکلفات سے پاک تھیں۔ کوشش کرتیں کہ ان کے ہاتھ یا زبان سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اباجان کی جلسوں پر لنگرخانہ میں ڈیوٹی ہوتی تھی اور وہ قریباً ایک ماہ پہلے ہی کام کیلئے اسلام آباد چلے جاتے تھے۔ امی اُن کیلئے جو چیز بھجتیں تو اُن کے ساتھیوں کا حصہ بھی ضرور ڈالتیں۔

آپ نے تقریباً 84 سال کی عمر پائی۔ 1998ء میں اپنی بیٹی کی وفات کا غم راضی برضا رہتے ہوئے برداشت کیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd October 2006 – 9th November 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 3rd November 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 196, Recorded on: 15/08/1996.
02:30	Al-Maa'idah: A cookery programme
02:45	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
03:30	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 150, Recorded on 10th September 1996.
04:40	MTA Travel: A programme featuring Delhi.
05:15	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 28th January 2006.
08:00	Le Francais C'est Facile, No. 78
08:30	Siraiki Service
09:00	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 12, Recorded on 6th May 1994.
09:45	Indonesian Service
10:45	MTA Travel: London sight seeing guide.
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:10	MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
14:10	Dars-e-Hadith
14:45	Bangla Shomprochar
15:35	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:00	Interview: An interview with Kanwar Idrees.
17:40	Le Francais C'est Facile, No. 78 [R]
18:00	MTA Travel [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	Urdu Mulaqa'at, Session 12 [R]
23:20	MTA Travel [R]

Saturday 4th November 2006

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Le Francais C'est Facile, No. 78
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 197, Recorded on: 05/09/1996.
02:40	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 3rd November 2006.
03:55	Bangla Shomprochar
04:50	Interview: An interview with Kanwar Idrees.
05:30	MTA Travel: London sight seeing guide.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 29th January 2006.
08:00	Ashab-e-Ahmad
09:05	Friday Sermon [R]
10:10	Indonesian Service
11:05	French Service
12:10	Tilaawat & MTA International Jama'at News
13:00	Bengali Service
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:00	Moshaa'irah: An evening of poetry
17:00	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 08/07/1995. Part 2.
18:05	Al-Maa'idah: A cookery programme
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:00	Al-Maa'idah [R]
22:20	Quiz Programme
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 5th November 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Quiz Programme
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 198, Recorded on: 10/09/1996.
02:45	Ashab-e-Ahmad
03:50	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 3rd November 2006.
05:00	Moshaa'irah: An evening of poetry
06:00	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 20th January 2006.
08:05	Learning Arabic, Programme No. 4
08:25	MTA Travel: A documentary covering the smaller towns along the Thames.
09:00	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 17th February 2006.
12:10	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 3rd November 2006.
15:10	Huzoor's Tours [R]
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th May 1984.
18:10	Learning Arabic, Programme No. 4 [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 199, Recorded on 11/09/1996.
20:30	MTA International News Review [R]
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:00	Huzoor's Tours [R]
22:50	MTA Travel [R]
23:20	Ilmi Khutbaat

Monday 6th November 2006

00:00	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
01:05	Learning Arabic, Programme No. 4
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 199, Recorded on 11/09/1996.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 3rd November 2006.
03:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 06/05/1984.
04:55	Ilmi Khutbaat
05:35	MTA Travel: A travel programme
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 22nd January 2006.
08:20	Le Francais C'est Facile, Programme No. 26
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 16, Recorded on 23rd December 1997.
10:05	Indonesian Service
11:05	Signs of the Latter Days
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 09/12/2005.
15:05	Signs of the Latter Days [R]
16:00	Spotlight
17:05	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 200, Recorded on 12/09/1996.
20:35	MTA International Jama'at News
21:10	Spotlight [R]
22:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
23:20	Friday Sermon, recorded on 09/12/2005 [R]
00:10	Medical Matters: A health related programme.

Tuesday 7th November 2006

00:45	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:35	Le Francais C'est Facile, Programme No. 26
02:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 200, Recorded on 12/09/1996.
03:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 09/12/2005.
03:55	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 16, Recorded on 23rd December 1997.
04:55	Medical Matters: A health related programme.
05:25	Signs of the Latter Days
06:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 05th February 2006.
08:15	Learning Arabic, programme No. 4
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1994. Part 2.
09:25	MTA Variety: A documentary about Rabwah.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bengali Service
14:05	Jalsa Salana Germany 2003: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community, on the occasion of Jalsa Salana Germany. Recorded on 24th August 2003.
15:15	Learning Arabic, Programme No. 4 [R]
15:30	MTA Variety [R]
16:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
17:10	Aina-e-Jihad: A programme on the topic of Jihad.
17:45	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review Special
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:10	Aina-e-Jihad [R]
22:40	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:45	MTA Variety [R]

Wednesday 8th November 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:05	Learning Arabic, Programme No. 4
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 201 Recorded on 17/09/1996.
02:35	Jalsa Salana USA 2005: A speech delivered by Nasir Malik.
03:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25/03/1996, part 2.
04:40	Aina-e-Jihad: A programme on the topic of the Jihad.
05:20	MTA Variety: A documentary about Rabwah.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:20	Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:15	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13/04/1996. Part 1.
09:55	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bengali Service
14:10	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
14:20	Seminar: a speech delivered by Syed Hameedullah Nusrat Pasha on the topic of the introduction and reasons of Holy Wars in the time of the Holy Prophet (saw).
15:10	Australian Flora and Fauna
15:50	Jalsa Speeches: A speech delivered by Maulana Hayder Zafer on the topic of choosing life partners according to Islamic teachings at Jalsa Salana Germany 2006.
16:05	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
17:05	Husn-e-Biyan: A quiz programme
17:40	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 202, Recorded on 18/09/1996.
20:35	MTA International News Review
21:10	Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:10	Jalsa Speeches
22:45	Husn-e-Biyan [R]
23:20	From the Archives [R]

Thursday 9th November 2006

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Husn-e-Biyan: A quiz programme
02:05	Liqaa Ma'al Arab, Session No. 202 [R]
03:10	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:35	Hamari Kaa'enaat
04:05	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
04:45	Australian Documentary
05:20	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 12th February 2006.
08:10	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 23, Recorded on: 25/06/1994.
09:25	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
10:15	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 151, Recorded on 16th September 1996.
15:15	Huzoor's Tours [R]
16:15	English Mulaqa'at [R]
17:25	Moshaa'irah: An evening of poetry.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review
21:15	Tarjamatul Qur'an Class, Session 151 [R]
22:20	Al Maa'idah: A cookery programme
22:25	MTA Travel: A travel programme on the Indian city of Delhi.
23:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 13 Friday October 27, 2006 Issue No. 43

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

غلامانِ کاسرِ صلیب کے تبلیغی کارنامے

حضرت مولانا سید احمد علی شاہ صاحب (1911ء۔2003ء) دورِ خلافت ثانیہ کے ان نامور خدام کاسر صلیب میں سے ہیں جنہوں نے پوری عمر اشاعت اسلام و توحید میں گزاری اور پولوسی مذہب کی ایسی دھجیاں بکھیر ڈالیں کہ بیگانے بھی عش عش کر اٹھے۔ یہاں چند واقعات انہی کے قلم مبارک سے زیب قرطاس کئے جاتے ہیں:

اسلام کی عیسائیت پر واضح برتری کا دستاویزی ثبوت

حضرت شاہ صاحب مرحوم کا بیان ہے:

یکم اکتوبر 1949ء کو اتوار کے روز مَیں ایک احمدی نوجوان کو ہمراہ لے کر لارنس روڈ کراچی کے گرجا میں گیا جہاں وعظ کے بعد کچھ پادری صاحبان کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ مَیں نے ایک پادری صاحب سے کہا کہ کیا آپ ہمیں عیسائیت کے بارہ میں معلومات کے واسطے کچھ وقت دیں گے؟ انہوں نے جوابًا کہا مَیں عیسائیت سے واقف ہوں مگر ہمارے یہ پادری مسٹر جوزف میمن صاحب چونکہ مسلمانوں میں سے عیسائی ہوئے ہیں یہ اسلام اور عیسائیت دونوں سے واقف ہیں۔ یہ آپ کو معلومات مہیا کریں گے۔ اس پر پادری صاحب ہم دونوں کو لے کر باغیچہ میں ایک بنچ پر جا بیٹھے۔ پادری صاحب میرے دائیں اور میرا ساتھی میرے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ مَیں نے مسٹر جوزف میمن صاحب سے کہا باتیں تو پھر بھی ہوسکیں گی پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اسلام جیسا اعلیٰ مذہب کیوں چھوڑا؟ اور عیسائیت جیسا ادنیٰ مذہب کیوں اختیار کیا؟

پادری صاحب کہنے لگے کہ اسلام اعلیٰ اور عیسائیت ادنیٰ کیسے ہے؟ مَیں نے جواب میں کہا کہ جناب مسیح ناصری نے 'انجیل' میں فرمایا ہے کہ:

''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی[1] راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا''۔ ([1] حاشیہ انجیل ''وکیل یا شفیع'')

(انجیل یوحنا باب 16 آیات 12-13 1922ء لاہور)

......پھر مَیں نے کہا کہ مسیح ناصری کے بعد جناب پولوس نے تو اس معاملہ کو یہ کہہ کر اور بھی صاف طور پر واضح کر دیا کہ ''ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا''۔

یہ عبارت مجھے زبانی یاد تھی مَیں نے سنا دی۔

چنانچہ حضرت مسیح ناصری کے بعد آنحضرت ﷺ کامل نبی تشریف لائے اور خدائی وحی کے ذریعہ نازل شدہ اعلیٰ اور کامل تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی اور یہ عام اعلان فرمایا کہ ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ﴾ (المائدہ:4) کہ آج مَیں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

اس لئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ آپ نے اسلام کی اعلیٰ اور کامل تعلیم کو چھوڑ کر عیسائیت کی ادنیٰ اور ناقص تعلیم کو کیوں اختیار کیا ہے؟

یہ سن کر پادری صاحب نے ''بائبل'' میرے ہاتھ میں دے کر کہا کہ یہ کہاں لکھا ہے؟ حوالہ دکھاؤ؟

قارئین کرام اس وقت کی میری نازک حالت کو مَیں جانتا ہوں یا میرا خدا۔ مَیں سخت پریشان ہوگیا کیونکہ مجھے حوالہ معلوم نہ تھا۔ مَیں نے اپنے منہ میں نہایت ہی سراسیمگی کی حالت میں دعا کی کہ اے میرے مولیٰ اس مرتد پادری نے یہ نہیں کہنا کہ سید احمد علی ہار گیا یا جھوٹا ہے بلکہ اس وقت تیرے پیارے حبیبؐ نبی کی عزت کا سوال ہے۔ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور مَیں پاگلوں کی طرح بائبل کے دس دس، پندرہ پندرہ ورق الٹائے جا رہا تھا۔ آخر کروں تو کیا کروں۔ کہ دو منٹ نہ گزرے کہ میرے قادر مطلق اور مجیب خدا نے میری دعا سن کر فوراً مدد فرمائی اور میری نظر ایک صفحہ کی اسی عبارت پر پڑی جو زبانی مَیں بیان کر چکا تھا۔ اور وہ 1 کرنتی باب 13 آیات 9-10 کی عبارت تھی۔ جب یہ عبارت مَیں نے مسٹر جوزف میمن پادری کے آگے رکھ دی تو وہ جوش میں آ کر کہنے لگا: اوہ تم قادیانی ہو، تم کو لالچ ملتا ہے اور لالچ سے تم قادیانی ہوگئے ہو۔ مَیں نے کہا: پادری صاحب! مَیں پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل ہوں۔ اگر عربی پڑھانے کے لئے کسی کالج یا ہائی سکول میں ملازمت کرتا تو زندگی وقف کرنے کی صورت میں جو مَیں الاؤنس (گزارہ) لیتا ہوں اس سے بہت زیادہ تنخواہ لے سکتا تھا۔ مگر مَیں نے حق کو قبول کیا اور زندگی وقف کی ہے۔ لالچ تو آپ نے کیا اور دنیاداری اور مالی مفاد کی خاطر آپ نے اسلام جیسے اعلیٰ اور کامل مذہب کو چھوڑ کر ادنیٰ اور ناقص مذہب عیسائیت کو اختیار کر لیا جس کے آپ کے پاس کوئی دلائل نہیں۔ اور نہ میرے انجیل کے پیش کردہ دلائل کا جواب دے سکے۔ پھر مَیں نے کہا آؤ مجھ سے اب حوالے لے لو کہ آپ کیوں عیسائی ہوئے ہو؟ سنو 'انجیل' میں جگہ جگہ لکھا ہے کہ ''پاک محبت کا بوسہ لے کر آپس میں سلام کرو''۔ (1 کرنتھی باب 16 آیات 16-20، 2 کرنتی باب 13 آیت 12، 1 تھسلنیکی باب 5 آیت 26۔ پطرس باب 5 آیت 14۔ رومی باب 16 آیت 16)

پس آپ نے ان نفسانی خواہشات کی خاطر عیسائیت کو اختیار کیا ہے۔ اس پر پادری صاحب یہ جا وہ جا۔ فوراً اُٹھ کر بغیر کوئی جواب دیئے چل دیئے۔ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا﴾ (بنی اسرائیل: 82)۔ فالحمدللہ۔ خدائی تائید کا یہ واقعہ حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد کے بعد کا ہے جو مارچ 1947ء میں حضور نے مجھے فرمایا تھا ''کہ آپ مبلغ ہیں، آپ کیوں پوچھتے ہیں۔ مطلب ہے کہ مبلغ کو خدا سے مدد لینی چاہئے''۔

(تحدیث نعمت باری تعالیٰ صفحہ 73 تا 76 مطبوعہ کراچی اشاعت اکتوبر 1998ء)

☾☾☾☾☾☾

امریکی عیسائی سکالرز نے انجیل سے رفع مسیح کا فسانہ خارج کر دیا

19/اپریل 1962ء کو جبکہ مَیں ضلع لائلپور (فیصل آباد) میں مربی انچارج تھا اپنی ایک بہن کی وفات پر رخصت لے کر گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گیا۔ ایک شام کو مَیں اپنے ایک چچا زاد بھائی کے ہاں کھانا کھا رہا تھا تو ایک دوسرے بھائی نے آ کر بتایا کہ فصل کی کٹائی کے وقت آج چوہدری شیر محمد کاہلوں احمدی ایک عیسائی سے شرط لگا کر آئے ہیں کہ اگر انجیل سے حضرت مسیح ناصری کا آسمان پر جانا ثابت کر دو تو مَیں نہ صرف عیسائیت قبول کر لوں گا بلکہ دو ہزار روپیہ انعام بھی دوں گا اور بتایا کہ ابھی نماز عشاء کے بعد بڑے گاؤں میں عیسائیوں سے اس بارہ میں گفتگو ہوگی۔ مَیں نے چوہدری شیر محمد صاحب کو بلا کر اصل واقعہ معلوم کیا تو مَیں نے انہیں کہا آپ نے انجیل پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا آپ کے ساتھ میں بھی پہلی جماعت میں سکول میں داخل ہوا تھا مگر مَیں نے سکول چھوڑ دیا اور آپ پڑھتے رہے۔ مجھے تو قرآن مجید بھی نہیں آتا۔ مَیں نے کہا پھر آپ کو جب علم نہ تھا تو آپ نے ایسی شرط جو ناجائز بھی ہے کیوں لگائی؟ کہنے لگے آپ جیسے علماء سے سنتا رہا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا قرآن کریم اور حدیث شریف میں کوئی ثبوت نہیں اس لئے مَیں نے یقین کیا کہ انجیل میں بھی کہاں ہوسکتا ہے؟ مَیں نے کہا انجیل میں تو ہے۔ اب کیا کریں گے؟ اس پر وہ سخت پریشان ہوئے۔ میں نے کہا آپ نے جو کیا غلط کیا مگر جو کچھ کیا نیک نیتی سے کیا۔ آپ اب فکر نہ کریں۔ مجھے اتفاق سے عین موقع پر یہاں خدا تعالیٰ لے آیا ہے۔ مگر کیا یہ بھی شرط کی گئی ہے کہ اگر انجیل سے حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر نہ نکلے تو وہ شخص عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلے گا اور دو ہزار روپیہ بھی دے گا؟ چوہدری صاحب نے کہا یہ تو شرط میں نہیں ہے۔ مَیں نے کہا انہوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ ایک جیسی شرط دونوں کے لئے ہونا چاہئے تھی۔ خیر اب آپ فکر نہ کریں خدا آپ کو کامیاب کرے گا۔ انشاءاللہ۔

چنانچہ نماز عشاء کے بعد کھجوروالی غیر احمدیوں کی مسجد کے پاس ایک احمدی لوہار کے ڈیرہ پر شیعہ، سُنّی، احمدی اور عیسائی بکثرت جمع ہوگئے۔ عیسائیوں کے ساتھ ایک پادری آرتھر صاحب بھی انجیل لے کر آگئے۔ گفتگو شروع ہوئی تو پادری صاحب نے کہا کہ ایک احمدی شیر محمد صاحب کاہلوں سے یہ شرط طے ہوئی ہے اس کے مطابق ہم آپ کو انجیل سے یسوع مسیح کا آسمان پر جانے کا ذکر دکھاتے ہیں۔ وہ دیکھ لینے کے بعد اب کاہلوں صاحب عیسائی ہونے کا اعلان کریں اور دو ہزار روپیہ انعام بھی دیں۔

مَیں نے کہا پادری صاحب آپ کی چار انجیلوں میں سے ''متی'' اور ''یوحنا'' انجیل نویس دونوں مسیح ناصری کے حواری تھے اور آپ کے ساتھ رہنے والے تھے جن کے نام متی باب 10 آیت 3۔4 میں ''رسول'' کر کے لکھے ہیں مگر ان دونوں موقع کے گواہوں کی انجیلوں میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ وہ کیوں؟ اور ''مرقس'' اور ''لوقا'' نے مسیح کو دیکھا تک نہیں۔ ان کا بیان شنید پر مبنی ہے۔ وہ موقع کے گواہ نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کے ہی عیسائیوں نے مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں سے آسمان پر جانے کا الحاقی مضمون خارج کر دیا ہے۔ (حسن اتفاق سے تھوڑا عرصہ ہی قبل ''ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن'' انجیل میں نے لاہور سے خریدی ہوئی تھی اور وہ انجیل اس سفر میں بھی میرے پاس تھی) چنانچہ میں نے ''ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن'' انجیل پادری صاحب کو دی کہ آپ اپنی ان چاروں اناجیل میں سے کسی ایک سے ہی حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا بیان دکھا دیں۔ پادری صاحب اور دیگر عیسائی انجیل کو دیکھنے لگے اور جب مسیح کے آسمان پر جانے کا مضمون (مرقس باب 16 آیات 19-20۔ اور لوقا باب 24 آیات 52-53 میں سے بھی) کہیں نظر نہ آیا تو کہنے لگے کہ یہ انجیل تو کسی بے ایمان کی شائع کردہ ہے۔ تب مَیں نے سب مسلمانوں اور عیسائیوں سے خطاب کر کے پوچھا کہ بے شک مسلمانوں کا باہمی بڑا اختلاف ہے مگر کوئی عیسائی کسی مسلمان فرقہ کا ایسا قرآن مطبوعہ دکھا دے جس پر کسی سپارے یا سورۃ یا آیات میں کمی بیشی کا کوئی فرق ہو۔ مگر آپ کی یہ اناجیل خود آپ کے ہی ایک عیسائی فرقہ کی شائع کردہ ہے جس میں ازحد فرق اور اختلاف ہے۔ اب یہ فیصلہ کون کرے کہ جو انجیل آپ کے پاس ہے وہ بے ایمانوں کی شائع کردہ ہے یا امریکہ والی۔ اور مَیں نے کہا اگر آپ اس انجیل میں سے مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر نہ دکھا سکیں تو آپ کا آدمی فوراً اب مسلمان ہونے کا اعلان کرے اور دو ہزار روپیہ انعام بھی دے۔

پادری صاحب نے کہا کہ شرط میں یہ تو نہیں ہے۔ مَیں نے کہا آپ لوگوں نے شرط کرنے میں بھی بے انصافی اور بددیانتی سے کام لیا ہے۔ اس پر سارے عیسائی اٹھ کر چلتے بنے اور چوہدری شیر محمد صاحب میرا شکریہ ادا

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں